Farasnāmah-yi Rangīn / Sa‘ādat Yār K̲h̲ān Rangīn Dihlavī.

Contributors

Sa‘ādat Yār K̲h̲ān, -1835.

Publication/Creation

Lakhnau : Munshī Naval Kishor, 1908.

Persistent URL

https://wellcomecollection.org/works/hb4bdu5g

License and attribution

This work has been identified as being free of known restrictions under copyright law, including all related and neighbouring rights and is being made available under the Creative Commons, Public Domain Mark.

You can copy, modify, distribute and perform the work, even for commercial purposes, without asking permission.

Wellcome Collection
183 Euston Road
London NW1 2BE UK
T +44 (0)20 7611 8722
E library@wellcomecollection.org
https://wellcomecollection.org

نام کتاب	قیمت
دستور النجات عن مصائب الحمیات - اقسام تپ مع علاج بقاعدہ یونانی و ڈاکٹری مصنفۂ حکیم اصغر حسین -	۵ر
جواہر النفیس - فی شرح ارجوزہ شیخ الرئیس عربی با ترجمہ اُردو از حکیم محقق ابو عبد العزیز بٹالوی مترجم و شارح کاغذ سفید ولایتی -	عہ
طب نبوی - انتخاب علاج احادیث نبوی سے مؤلفۂ حافظ اکرام الدین -	۲ر
رموز الحکمت - علامات سے شناخت انجام نیک و بد مع تدابیر مؤلفۂ حکیم رجب علی	۲ر
معالجات احسانی - دلائل تشخیص مع علاج مؤلفۂ حکیم احسان علی کاغذ حنائی -	۴ر ۱۲
مرکبات احسانی - بطور قرابادین کے بترتیب حروف تہجی از حکیم احسان علی -	۶ر
رسالۂ قارورہ - نہایت عمدہ رسالہ حکیم غلام یحییٰ -	۱ر
عجالۂ مسیحی - معالجۂ امراض وبائی و [illegible] مؤلفۂ حکیم سید محمد ولی -	۱ر
تریاق ہیضہ مصنفۂ حکیم سید علمدار حسین	۱ر
رسالہ معالجۂ تپ لرزہ از علمدار حسین صاحب	۲ر
کیمیاے عناصری - ترجمۂ قرابادین قادری مترجمۂ حکیم نور کریم -	۱ر عہ ۱۲
ترجمۂ ذخیرہ خوارزم شاہی - کلیات و معالجات طب مین اعلے درجہ کی کتاب مشہور عام ہے اس کا ترجمہ اُردو کامل پورے دس حصہ مین منجانب مطبع حکیم ہادی حسین خان نے بہت سلیس اُردو مین فرمایا -	عہ پ

نام کتاب	قیمت
امرت ساگر اُردو - مجربات علاج بید کے مترجمۂ پنڈت پیارے لال مرحوم -	عہ
مجموعۂ میزان الطب اُردو مع پنج رسالہ نفیس دیگر مترجمۂ حکیم صادق علی -	۸ر
اکسیر الامراض - مصنفۂ حکیم سید علمدار حسین	۸ر
مطلوب الطالبین - خطوط استعلاجی -	۲ر ۱۲
مجربات بشیر - علاج قوت باہ از حکیم بشیر احمد	۲ر
اُردو ترجمۂ دستور العلاج - فن طب مین نہایت جامع و نافع کتاب ہے جملہ ابواب طب حفظ صحت و امراض و علاج اسمین مذکور ہین -	عہ
اُردو ترجمۂ قانونچۂ عربی مع رسالہ قبریہ حامل المتن ور فقرہ فقرہ کا علحدہ ترجمہ گویا عربی قانونچہ پڑھا نیوالا اُستاد موجود ہے مترجمۂ حکیم غلام حسنین کنتوری منجانب مطبع اودھ اخبار	۵ر
ترجمۂ کفایۂ منصوری - مترجمۂ حکیم ہادی حسین خان مراد آبادی -	عہ
اُردو ترجمۂ نفیسی - مترجمۂ مولوی سید عابد حسین صاحب -	للعہ
قرابادین احسانی -	۵ر

نام کتاب	قیمت
اُردو ترجمہ کلیات سدیدی فن اول۔ مترجمہ مولوی حکیم سید عابد حسین لکھنوی سند یافتہ عالم فاضل۔	۱۲؍ ب
اُردو ترجمہ معالجات سدیدی فن دوم مترجمۂ مولوی حکیم سید عابد حسین لکھنوی سند یافتہ بعالم فاضل۔	۱۲؍ ب
اُردو ترجمہ معالجات سدیدی فن سوم چہارم یکجائی مترجمہ مولوی صاحب موصوف۔	عہ؍ ب
ترجمۂ طب اکبر۔ از حکیم محمد حسین نہایت سلیس مرغوب عام۔	[illegible] ب
اکسیر القلوب ترجمہ مفرح القلوب از حکیم محمد نور کریم۔	[illegible]
تحفۃ الاطبار۔ مولفہ حکیم سید مشرف حسین خیر آبادی۔	۱؍ ۶
ترجمہ قرابادین شفائی۔ مترجمہ حکیم ہادی حسین خان مراد آبادی۔	۶؍
قرابادین ذکائی اُردو۔ مترجمہ حکیم ہادی حسین خان	۱۳؍
بحر محیط۔ طب میں بنظیر کتاب حاوی علم نظری و عملی مع جملہ اقسام کے جسکے سبب سے آدمی طبیب حاذق ہو سکتا ہے مولفہ علامہ حکیم اصغر حسین فرخ آبادی کامل دو جلدوں میں بہ تفصیل ذیل۔	
(جلد اول) نظریات تا بیان زمانۂ مرض۔	۹؍ ب
(جلد دوم) تا بیان پھوڑا پھنسی	۸؍ ب

نام کتاب	قیمت
قانون عترت۔ علاج ہر قسم تپ خصوصاً تپ دق از حکیم عترت حسین۔	۶؍ ۳
رسالہ مزیل الاوہام۔ ہر مرض کے مجربات نسخے از حکیم مرزا محمد کاظم صاحب۔	۲؍
ترجمہ زاد غریب۔ مترجمہ حکیم محمد ہادی حسین خان۔	۶؍
مخزن سلیمانی۔ ترجمہ اکسیر عربی از حکیم محمد شمس الدین۔	[illegible] پ
ترجمہ ہر دو جلد قرابادین کبیر مشہور و معروف مترجمہ حکیم ہادی حسین خان مراد آبادی۔ کاغذ سفید۔	ے پ
تریاق مسموم۔ علاج زہر مار مع اشکال اقسام سانپوں کے مولفہ حکیم حبیب الدین احمد۔	۲؍ ۶
ترجمۂ قانون شیخ الرئیس حکیم ابو علی سینا عبداللہ [illegible] سین جسکا ترجمہ اُردو سلیس از جانب مط[illegible] حکیم غلام حسنین کنتوری نے فرمایا کاغذ [illegible] فید کامل پانچ جلدوں میں۔	[illegible]
جلد اول۔ امور کلیہ طب	[illegible] ب
جلد دوم۔ ادویہ مفردہ۔	[illegible] پ
جلد سوم۔ امراض جزئیہ۔	ے ب
جلد چہارم۔ امراض عامہ۔	عہ؍ پ
جلد پنجم۔ قرابادین و مرکبات۔	[illegible] ب
ترجمۂ علاج الامراض۔ از علامہ حکیم شریف خان دہلوی مترجمہ حکیم ہادی حسین خان	۱۰؍ ب
مجربات کبری مترجمہ حکیم واجد علی موہانی۔	[illegible]

ملا پھر پانچ سیر اسمین مٹھائی	انڈیل اک دودھ سیر اسمین بھائی	اُتار رکھ سب حلوا سا بنا کر	دیا کر پاؤ بھر پانی ملا کر
بڑھانا رفتہ رفتہ سیر بھر تک	کہ ہے اکسیر یہ جلاب ادرک	بنانا یونہین پھر جب ہو چکے یار	نہین ہے کچھ بتانا تجھکو درکار
جو سارے جائیے تو یہ نہین بھلاؤ	تو گھوڑا تجھکو اک عالم دکھاوے	قسم ہے کیا عجائب ہے یہ نسخہ	بہت نادر غرائب ہے یہ نسخہ
	کبھی بیمار جو گھوڑا کہ تھا	تو مین نے یہ مضمون لکھ دیا تھا	

ترکیب دادن کھیر

وگر چاہے کہ تو گھوڑے کو دے کھیر			تو کر تو کھیر دینے کی یہ تدبیر
پہلا موٹھ کا جو اسکو ا	پھر اسکو دودھ کے اندر تو ملوا	ملا کر اسمین پھر جلدی مٹھائی	دو بار آنچ پر رکھ میرے بھائی
پکے جب خوب تب اسکو جمانا	عوض دانے کے اسکو بھی کھلانا	جو تھوڑی ہو تو اتنا کام کیجو	کہ بس اسکو فقط پانی مین دیجو

چند شعر درخاتمہ کتاب گوید

نہین ہے وزن کی کچھ اسکے درکار			تو جتنا پاوے موقع اتنی دے یار
مجھے کہنی تھی جو جو بات منظور	کیا اُن سبکو نظم اپنے بمقدور	کیا پھر مختصر اسکو بشدت	کہ تا ہو لکھنے پڑھنے مین بہ وقت
جو دیکھے غور سے تو اے خردمند	تو دریا کو کیا کوزے مین ہے بند	وہ نسخے تھے جو میرے آزمائے	سو مین نے تجھکو سب وہ کہہ سنائے
کیا ہے مین نے ان مین کہ کے مرقوم	رہے تعداد بھی تجھکو یہ معلوم	اگر پوچھے کوئی ہجری تھے کہ برس	تو کہہ تھے اک ہزار اور دو سو اور دس
لکھا اور یہ تمام اچالیس سے سن	کہا تھا مین نے اس نسخے کو جس دن	فرسنامہ یہ پہونچا جب با تمام	فراست نامۂ رنگین رکھا نام
	ہزار اسکے ہین پورے شعر بھائی	تجھے گنتی بھی مین نے کہ سنائی	

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

شکر خدا کا کہ ان دنون مین رسالہ **فرسنامۂ رنگین** کہ تصنیف شہسوار جولانگاہ کمالات فن و ہنر میان سعادت یار خان رنگین دہلوی کا ہے جو ہر فن کے اُستاد تھے خصوص فن سالوتری مین شہرۂ آفاق تھے اہل فن انکے نام سے کان پکڑتے ہین - یہ رسالہ کیا ہے دریا کوزہ مین سمایا ہے - گھوڑون کے رنگ بھونری چین اور نحس اور گھوڑون کے کھیت کہ کس کھیت کا گھوڑا اچھا ہوتا ہے اور کس کھیت کا بُرا تمام بیماریون گھوڑون کے نام اور اُنکی شناخت اور اُنکا علاج کس اختصار اور کس لطف سے موزون کیا یہ رسالہ ایسا مقبول ہے کہ بکثرت بارہا چھپا بڑی رغبت و خواہش سے بکا اب چھبیسوین بار چھپنے کی نوبت آئی ہے کہ حسب خواہش خریداران مطبع نامی منشی نولکشور مقام لکھنؤ مین بعلو ہمت جناب منشی پراگ نرائن صاحب دام اقبالہ مالک مطبع موصوف بماہ اگست سنہ ۱۹۰۸ء مطابق ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۲۶ ہجری حلیۂ پوشش انطباع ہوا اللہ تعالی مطبوع عالم فرماوے

اگر مین یہ نسخے آزمائے
اُسے ملکر وہین گرم ہین کھلاوے
دیا لے گیر وا وے کالی مرچین
ولیکن دونون چیزین جب یہ دینا
تو رکھ کپڑے کی گدی اُسپہ کو کر
کسی گھوڑے کے گر ہو جائے بدہضم
منگا نصف اسکی مرچین سرخ ایجان
کھلا اُتنا سحر اور اُتنا ہی شام
دیا ئل اور کھلا وان تو اُسے دے
کھلا جالیس دن تک اس قسم سرونا
اگر بدنام مادہ ہووے یا نر
یقین ہی اُسکے برساتی بھی ہو دو
تو اُسپر باندھ تو مکڑی کا جالا
یہی انسان کی بھی ہی دوا یار
لگا ملتانی مٹی کو رگڑ کر
دیا منگوا لے کالی زیری ای یار
یہی کشتہ جتنے ہین مبصر
مدام ای یار اجوائن منگا کر
جو برساتی کسی گھوڑے کے ہووے
یقین ہی یہ کئی دن مین اسی یار
غرض جب ہے برسات بھر نر
منگا بازار سے گھی ڈھائی آثار
چڑھا وے گھی تو اک باسن مین جلدی

اسی خاطر تجھے مین نے سنائے
کرتا ہی کو وہ بالکل مٹا وے
بہت سا کوٹ انار ہوین جو گمین
تو آدھی پاؤ ان دونون کو لینا
ولیکن خوب اُسے پانی مین ترکر
تو پھر جو مین کہون تو کر وہی کام
انھین بھی کوٹ کر کرکے پر چھان
دے جبتک کھلا تب تک ہو آرام
مسا وی دونون چیزونکو وے دے
ولیکن تا ہوں کالے ای دل افروز
دوا دونون مرض کی ہی یہی کر
کھلا دے تو اگر اُسکو بدستور
تو ہو وہ بند کر ہو خون کا نالا
بتایا مین نے آگے تو ہی مختار
کئی اک وزن فوطون کے اوپر
لگا پانی مین پسوا کر کئی بار
مرض ہوتا ہی یہ تر کی کو اکثر
کھلا دانے کے اوپر دوستے پھر
تو کر جو مین کہون مت کر تو تکرار
وہ برساتی نہین بنے کی نہار

اگر اُچھلے کسی گھوڑے کے تی
نہین وزن اُسکا کچھ سننے مین آیا
کھلا دینا یہ دونون بھی بدستور
کسی گھوڑے کی جاوے باچہ گر گیا
نہ ہو جبتک یہ اچھا پو نہین کرنا
سمجھنے کی تو رہے دو پیسہ بھر چھال
بہم ان دونون چیزون کو ملا دے
مجھے اک آشنا نے ہی بتایا
تجھے مین وزن سے کر دون خنجر دار
کچل کر خوب دونون کو ملانا
جو نر ہی تو وہ ہوتا ہی اکاڑھی
نہ ہو گر زخم سے گھوڑے کے خون بند
دیا اُسپر سہاگہ پیس کر ڈال
جو فوطے ہون کسی گھوڑے کے بھاری
ولیکن ٹھنڈے پانی مین لگانا
دے لیپ اُسکا کرنا گرم کرکر
جو گھوڑا کم کوئی پیتا ہو پانی
یقین ہی کھینچ کر پانی وہ پیوے
سنگھاڑا اس مین لیموں کے رگڑ کر
رکھے دل سے اگر سیر طرف کان

تو پھر جس کچھلی مین ہو نہ جتی
اسی خاطر نہین یان کہہ سنایا
کہ ہو جاوے خلل تپ کا سبب دور
سبھی سارے کہتے ہین اسے کب
ہمیشہ گدی اُسپر تر ہی دھرنا
اُسے بس کوٹ کر باریک کر ڈال
ملا کر پھر مہیلے مین کھلا دے
یہ نسخہ ہی انھون نے آزمایا
لگے دو وجہ ہر اک نہین ہی ای یار
سحر پیش از نہاری کے کھلانا
جو مادہ ہی تو ہی اُسکے پچھاڑی
تو پھر میرا کہا مان ای خردمند
کر بس مع وہ لہو بند اسکا فی الحال
تو سن مجھ سے نہ کر کچھ آہ وزاری
مفصل کر دیا مت بھول جانا
سراسر وزن فوطون بھر کر
تو سن ترکیب اسکی مجھ سے جانی
رہے پھر خوب باور شوق جو یہ
کئی باری لگا ہر روز اُسپر
تو کر دو دن تجھے برساتی کی پہچان
وہ برساتی ہی تو اُس سے بہت ڈر
گر اتنی ہی تو گھی بیکر ٹھیک
دے اُنکو بہت سا کچھو لال

ترکیب راتب حلوا و کھیر

اور اتنی ہی تو پسوا لبدی ہی یار
بھنے تا خوب اول سب لبدی

پھر اتنی ہی تو ادرک کوٹ باریک
پھر اسمین میتھی اور ادرک کو تو ڈال

علاج پنچ کی ۲۱ بوہم ۲۲ بہاری کی بدنام ۲۳ بند کردن خون ۲۴ علاج فوطہ بہاری ۲۵ علاج آب پرخوردن ۲۶ علاج برساتی ۲۷ ترکیب راتب حلوا و کھیر

علاج بزرگی شکم کا ۔ علاج سوجن کا ۔ علاج نقرس ۔ علاج دوغ ۔ علاج نقرس ۔ علاج بھوڑے ۔ علاج عقرب وستارہ ۔ علاج تنگ سموں ۔ علاج بواسیر

وبا باسی اُسے روٹی کھلانا
وگرنہ اسبتہ امین ایہ شخوار
وے پیٹ اُسکا جوش ہتا جائے
اگر گھوڑی تری بچہ جنے آج
تُجھرا دے اُسپہ گھوڑا پانچوین دن
سمجھ لینا یہ گھی دینے لگے جو
کہ جینا اُسکا ہووے سخت بھائی
کئی دن باسی پانی فرج پر مار
عرق وہ پیاز کا اُسپر لگائے
کوئی گھوڑا اگر ہو میں جانی
اگر اُس بنگین اور پانی کو ہر روز
اُسے اکثر ہی مین نے آزمایا
ملاوے تھوڑی سجی اور چونا
اگرچہ تجھکو ہو یہ بابت منظور
لگانا تیل اور سیندور اُسپر
تو پھر سیدھے نکل آدین بال
تو گھسکر بال اُنکے پھینک دیجو
یقین ہے وہ نکلین بال ہمرنگ
پھر اُسکے بعد دے چھینٹے یہ گھر کے
اُسے تو ڈالکر کھ پانی کے اندر
ملا پھر بول مین انسان کے اُسکو
جو سوجے پاؤن گھوڑے کا نہایت
لگانا کر اُسے اُس جا پہ ہر روز

کہ ممکن ہو اُسے آننگ لانا
نہین ہونے کی گا جن وہ مقرر
تو لازم ہے کہ کم دانہ کھلائے
تو پھر آننگ کی ہے وہ نہ محتاج
نہ رکھ اُسکو زیادہ پیٹ کے دن
کہ گھی ہر روز بس اک پاؤ بھر ہو
اور اُس بچہ مین قوت ہو سوائی
کرنا آننگ ہو موقوف ای یار
تو بس فی الفور اُسے آرام آئے
تو اُسکی سن دوا مجھسے زبانی
تو آنی اعون کے اوپر ای دل افروز
نہین مطلق کبھی فرق اُسمین آیا
ملا پانی پھر ان دونون مین دونا
کہ گھوڑے کی کروتن بھی تری دو مین
نکل آوینگے بال اُس جا برابر
نہین رہنے کا کچھ بھونری کا حجبا
خدا کے واسطے مت دیر کیجو
نہو ہرگز تو اُنکو دیکھ کر تنگ
کہ خون ایسا ہو جاری جی نہ ٹھہرے
کرنا پانی کے اندر وہ رہے تر
لگا پھینون کے اوپر پھر اُسے تو
تو کچھ زنہار تو گھبرا ئیو مت
کہ اچھا تا وہ ہو جلد ای دل افروز

جب آننگ اُسکی آخر ہونے پر آئے
وگر اُسکا تجھے بچہ ہو لینا
سبب یہ ہے کہ دب جاویگا بچہ
چھٹی مین چھوڑ گھوڑا اُسپر ای یار
وے نزدیک جب جننے کے آوے
اور اب تعداد اُسکی سن مجھسے
وگر چاہے کہ ہو موقوف آننگ
کسی کا گر کہین جل جاے گھوڑا
یہی انسان کی بھی ہے دوا یار
کہ بینگن کاٹ کر پانی مین اک ڈال
یقین ہے جبین ان مین ای مہ پار
اگر چاہے تھنی کٹ جاے پیارے
کئی دن پی ہے پڑا اُسپر اُسے دھر
تو مین تجھکو بتاؤن حکمت ای دوست
بچھا اُسمین فی رہ وہ جاوے خلل گر
کبھی جی مین ترے یہ بات گر آئے
لگا یا کیجو اُسپر خشک ہلدی
جو ہو پتنگ کسی کے یا چکاول
بہت سی پھر منگا جڑ آک کی دوست
بقدر احتیاج اُسمین گرہ ہے
بندھا رکھ اُسپر اُسکو رات دن اور
منگا کر پھٹکری اور بھون کر چھان
و یا سیسے کا اک مونا گڑا ڈال

تب اُسپر چاہیے گھوڑا تو چھڑوائے
تو دن دو تین اُسے دانہ نہ دینا
وگر ہی پڑیگا پیٹ کچا
کہ ہو جاوے مقرر وہ شکم دار
تو لازم ہے کہ اُسکو گھی کھلاوے
پیا پڑ گھی اُسے چالیس دن وے
تو پھر مین جو کہون سن کر نہو تنگ
تو زخم اُسکا بہت ہو یا ہو تھوڑا
مکرر آزمایا ہے یہ سو بار
مل اُسکو ہاتھ سے تو خوب فی الحال
وہ داغ اُسکے نہین رہنے کے زنہار
عمل کرنا تو کہنے پر ہمارے
کرنا وہ کاٹ کر کر دے برابر
وہانکا اُسترے کاٹے پوست
تو پھر اُسپر دوبارہ وہ عمل کر
کہ عقرب اور ستارہ دور ہو جائے
تو پھر نکلین وہان کے بال جلدی
تو مونڈ اُسجا کے بالون کو تو اول
اُتار اُس جڑ کے اوپر سے تو وہ پوست
اُسے پھر کوٹ کر تیار کر لے
یونہین کیجو ہمیشہ دن تک اور روز
ملا اُسکے مین اُسکو ای مری جان
کہ اُسکے بوجھ سے تا ہووے پامال

ز شدت یا ہو گرمی یا ہو جاڑا
میلا ہضم گر چاہیے اگر ہو
اگر پایا ہو گھوڑا کچا دانا
رکھ ان دونوں کو تو کوٹ کر خوب
مرے اک دوست کا ایجاد ہے یہ
جو ہوتے دمبدم گھوڑا مرجان
شنو بر آٹھ پیسے بھر کے وہ کم
بنا کاغذ کی پھر تو ایک پونی
یہ سن کہ تنگ گھوڑے کا لگے گر
بتاؤں اب کہ اسکو کب تلک کر
کھانا تو ماں سے میرا نہ کر دیر
پھر پھر بعد جو پانی پلا دے
کہ گر ہو فائدہ تو اور بھی دے
نہ کیجو خوف کچھ گرمی کا زنہار
نکال اسمیں سے تو پھر چار تولے
اسے میں نے بہت ہے آزمایا
تو پینا شیر دم کے حق میں بہتر ہے
مثالی میں قبح اک مادی کے بھر...
اگر تو چاہے یہ ٹھنڈا ہو گھوڑا
بہت چھوٹی ہو جس گھوڑے کی [illegible]
طرف سے اسکے منہ مت موڑیو تو
اسی کی وہ اصالت کا ہو قائل
سوا اور جنگل اسکو دے بیجا کر

ہمیشہ فائدہ کرتا ہے سا ڑا
بتا دوں اسکی بھی ترکیب تجھکو
تو کر تر سا تھ دانے کے کھلانا
سن اب مجھسے کھلانیکا بھی اسلوب
بتایا تھا مجھے سو یاد ہے یہ
تو ہے سردی سے یا بادی پہچان
ہو نہیں دو چار دن تک کر تو بہیم
جلا کر اسکی دے اسکو تو دھونی
تو غم کی جا نہیں کچھ سوچ مت کر
وہ ہو جبتک کہ اچھا تب تلک کر
منگا بازار سے پیاز ایک دو سیر
تو لازم ہے اُسے اوپر کھلا دے
و گر نام اسکا منہ سے بھی مت لے
مگر آزمایا ہے یہ مکرر
اگر دم بول میں اسکے بھگو دے
میاں باقی نے تھا مجھکو بتایا
کرے جو دم بہت وہ شیر دم ہے
لگا نتھنوں سے زر کے رو رسا تھ
تو پاسی پانی لیکر تھوڑا تھوڑا
یہ بیشک ہے نجابت کی علامت
اسی کو گھوڑیوں پر چھوڑیو تو
کہ جسکی فج دیکھے چھوٹی عاقل
تجھے ناخوش کرے آ تنگ لا کر

جو ہو جاڑا تو اتنا کام کیجو
ملا کر تو میتھی سونٹھ میں پان
و یا منگوا لے سونف اک سیر دو سیر
بقدر دو چھٹانک اسمیں ہر روز
پھر پھر فائدہ دائم ہے لیک
منگا کر میتھی یا سویا برابر
جو ہو تیرے کسی گھوڑے کے تشنا
گھڑی چار اک تلک گھڑیوں کو گن کر
بھگو پانی میں کاغذ کو نہ تو تنگ
کوئی گر شیر دم گھوڑا اترا ہے
کہ اک پاؤ بھر اسمیں سے باریک
ہو نہیں گر آٹھ دن اسکو کرے تو
وے گرمی کا تو مت خوف کیجو
و یا یہ دوسرا نسخہ کر اے جان
کھلا دو وہ بعد دانے کے کئی روز
جو پوچھے شیر دم کا مجھسے احوال
دہ چھوٹے گر کسی گھوڑی پہ گھوڑا
یقین ہے یوں کئی دن جو کریگا
پھڑک فوطوں میں اسکے دن میں تا بار
یقین ہے اسکے بچے خوب ہونگے
اُس فج زری پہ گھوڑا چھوڑیو مت
اگر چاہیے کہ گھوڑی لاوے آ تنگ
برابر دونوں چیزیں سیر بھر روز

وہی کے بدلے سرکہ ڈال کیجو
کبھی پھر ہو مصالح بھی نہ درکار
تو تب اسمیں سے بھون آدھی کر دیر
دیا کر بعد دانے کے دل افروز
کرے گھوڑے کے حق میں نہایت
کھلا دے سب کے دانے میں ملا کر
علاج اسکا مجرب ہے یہ پڑھ جا
پیا پانی اس عمل کو تین دن کر
رکھ اسپر اسکو اسپر کھینچ پھر تنگ
تو پھر کر یہ مجرب تو دوا ہے
چھڑک نوں اسپہ دو تولے کہ جو ٹھیک
تو لازم ہے کہ دھیان اسپر دھرے تو
کرے گر فائدہ تو اور دیجو
منگا بازار سے سوکھے ہوئے پان
کرتا اچھا ہو جلد ہی ہے دل افروز
تو پہچان اسکی کہ دن میں فی الحال
تو کر یہ ڈول جو لگ جائے جوڑا
تو وہ گھوڑا اترا ہی رہے گا
کرتا شہوت تو اسکی کم ہوا ہے یار
ہر اک دل کو وہی مرغوب ہونگے
کہ جسکی فج لمبی ہو نہایت
تو اسکا بھی بتا دوں میں تجھے ڈھنگ
کھلانا تین دن تک اے دل افروز

[illegible]

نجاست اسمین ہی لیکن بہر حال
دیا دھیلے سے بھی سینگے بدستور
اگر ابھری ہو پھٹک یا چکادل
جو چاہے تیرا گھوڑا چھوٹے چھوٹی
دیا اک پاؤ بھر سونٹھ ای جان
جلا پلون مین اسکو خوب پیس
جو گھوڑا دھانستا ہو تیرا اکثر
رکھ اسکو چھید کر ادرک سے اندر
نہ ہو دو تین ان مین فائدہ جو
دیا اتنی ہی چپی بانس کی لے
دیا لے سیر بھر اجوائن ای یار
ہمیشہ اسمین ہے اک دو ٹکے بھر
دیا پانی پہ دے اتنی طلائی
جو گھوڑا خشک کھانسی کھانستا ہو
ساوی نمک رائی اور نمک ہو
کھلانا چار پیسے بھر ہو بہت
یقین ہے اتنا وہ کھانے لگے گا
جو چاہے آؤ مٹی نکلے ساری
نمک مین آؤ لا اور پھر بھیڑا
مقرر کچھ سمجھنے کی بھی ہو چھال
بہت بہالے دہی اور تھوڑا پانی
پھر اسکو لید مین گھوڑے کی تو گاڑ
بقدر اک پاؤ بھر کے بیس دن تو

کہ نکلینگے نہ اتنی جا پہ پھر بال
تو پھر ہے یہ یقین مجھ جائے وہ دو
تو سینگ اسکو بھی اس سے خوب ملیل
تو پسلی پر جو اسکی چاہے پولی
ملا نصف اسمین سجی خوب سی چھان
بنا کر اسکی پڑیان ایک چالیس
تو پھر مین جو کہون سو وہ دوا کر
نہ ہو ادرک ٹکے دو بھر سے کمتر
تو پھر دو چار دن تک دے تو اسکو
پیا بانسے کی پتی پاؤ اسے دے
منگا اور کوٹ کر کر اسکو تیار
دیا کر شام کو دانے کے اوپر
ہمیشہ پاؤ بھر ای میرے بھائی
اسے کہتے ہین یہ سب ہانستا ہو
بھی بہتر ہے اسمین لیکن نمک ہو
رہے پھر قاعدہ دائم بہر بھر
کہ تو دیکھ اسکو گھبرانے لگے گا
تو کر ساری ہی کے نسخہ کو جاری
منگا بازار سے یہ سب پھیڑا
سبھون کو لے کے تو جو کوٹ کر ڈال
پر اسمین لے کہ سمین جائے چھانی
برابر سب کے کہ ہو اس جا پہ کچھ آڑ
کھلانا بعد دانہ ای دل افروز

جو سینگے شیر گرم اسکو تو دائم
وے کرنا عمل یہ ابتدا مین
اگر بالکل نہ ہو جاوے گی بہتر
دیا کر چار بارہ داغ فی الفور
پھر آٹا پاؤ بھر کا اک پاؤ بھر لے
دیا کر روز اک پانی کے ہمراہ
مجرب ہے نہین مین ہانکتا ڈینگ
اسے بھوبل مین رکھ کر بھل بھلا کے
بقدر اک پانچ پیسے بھر کے لے کر
دیا پھر آدھ پا لیکر کٹالی
اسے پیشاب مین اپنے ڈبو کر
یقین ہے یہ ہے اسکو نہ وہ دھانس
نہ ہو وہ دھانس اسکی جب تلک دے
اگر گھوڑے کی ہے کچھ جو کی تدبیر
اگر کچھ ری بھی اتنی ہو تو ہے خوب
وے دانے کے اوپر سے کھلانا
قراقر پیٹ مین گھوڑے کے گر ہے
بنا لے اب کہون مین جس طرح سے
غرض رائی بھی ہو کچھ ری ذرا جو
روایت اسکی یون کرتا ہے راوی
اسے پھر اک بڑی مٹکی مین تو بھر
جب اوپر گذرین دن بھی پانچ بارہ
اگر اس سے زیادہ کچھ کھلا دے

تو البتہ رہین بال اسکے قائم
نہ ہو گا نفع مطلق انتہا مین
زیادہ تو نہ ہو وے گی مقرر
ذکر اسکے سوا اسکی دوا اور
پکا تینون کی روٹی تو ملا کے
کرے تا چھوٹے وہ چھولی تیرے گھوڑا
تو خالص ایک چھ ماشہ منگا لے
کچل کر بعد دانہ کے کھلا دے
دیا کر پیاز اسے پانی کے اوپر
کھلا دے بھل بھلا کر اسکو خالی
غرض کہ تین دن تو نہین تجھ رکھ کر
نکل جاوے کلیجے کی تری پھانس
بلا شک وہی چیزین بدستور
تو سن رکھ مین بتا دون تجھکو اکسیر
ملا آٹے مین دینا کر کے جو کوب
ہمیشہ جس مین نہیں ہے بھول جانا
تو پھر لیں آؤ کا البتہ ڈر ہے
مجھے معلوم ہے وہ اس طرح سے
برابر اجوائن بھی ہو اور سونٹھ بھی جو
کہ سب چیزون کو لینا تو ساری
دوا مین ڈال وہ اسمین ملا کر
تب اسکو یون کھلا دے سن بی بات
نہ ساری کی تو کیفیت اٹھا دو

علاج جراحت

اُسے بھی پیکر چھڑکے اسی طور — یقین ہے خشک ہو جاوے وہ فی الفور
دیا سبزی منگا کر خشک پسوا کے — پڑا وہ چھڑکے خشک تا وہ زخم ہوجاوے
چھڑک یا اونٹ کی پسلی جلا کر — کرنا اچھا کرے اسکو سُکھا کر
اگر چاہے کہ نکلین زخم پر بال — تو سُن یہ کہ یار اُسکا مجھ سے احوال
لگا تیل اُسپہ تو دن پانچ یا سات — ولیکن تھوک ہی مین گھسکے دن رات
بچھیڑے کو جو جانے موتڑا ہی — تو سن مجھ سے یہی اُسکی دوا ہی
سمجھ مت اس مرے نسخے کو تو کھیل — منگا اک چار پیسے بھر امر بیل
کچل کر اُسمین گھی تھوڑا ملا دے — پھر اُسکو بعد دانے کے کھلا دے
کئی دن گر کرے اسکو یہ نہین یار — تو ٹھہرین ہو تر مین اُسکو نہ زنہار
سہاگہ بھون کر پاوے اُسی روز — دوا چھ ماشہ ہو وہ ای دل افروز
پلانا ساتھ پانی کے ہی بہتر — کرتا ہے فوائد یہ بھی اکثر
لب بالا کو یا اُسکے پکڑ کر — اگاڑی کی طرف کھینچ ای ہنرور
گھڑی جو بیچ مین نتھنو کے رگ ہو — اسے تو کاٹ کر دان سے الگ ہو
نمک ہلدی اُسے دے تین دن روز — پھر اک رسی کر ای یار دل سوز
منگا کر پاؤ بھر تیل اُسکو کر گرم — بھلا وین ڈال دے اُسمین کر نرم
لگا یا کر اُسے اس زخم پر یار — سحر سے شام تک دس پندرہ بار
جب اُسمین خاک ہوجاوین وہ جلکر — سب اک ٹابسن مین رکھ چھوڑ اسکو ملکر
جب اچھا ہوگا زخم ای نیک انجام — نہین رہنے کا مطلق اُسکا تب نام
بچھیڑا جو تولد ہووے ای یار — اُسے گرنے زمین پر دے نہ زنہار
پلا خوب اُسکو اک کمل مین لے کر — پھر اُسکے بعد تو رکھ دے زمین پر
یقین ہے جب بڑا ہو تب ہو چالاک — فلک تک ہو نچے اسکے نعل کی خاک
اُسی ایام مین تو یار اکثر — لگے گھی اُسکے نتھنوں کی جگہ پر
تو پھر جب ہو بڑا تب یہ یقین جان — ہلاوے وہ تو گھوڑی کی طرف کان
بظاہر تو نظر آوے وہ العرق — یہ باطن مین وہ اختہ ہو مقرر
بظاہر جتنے اختہ کے ہین آثار — وہ پائے جاتے ہین اُسمین تو زنہار
کمر مین آوے جب گھوڑے کے جھٹکا — تو پہونچے دلکو بس اک ایک کے دو دھچکا
علاج اُسکا ہے خوب آیا مجھے یاد — جو منصف ہو تو سنکر اُسکی دے داد
ہے جا ولون کی گرم ہے بیچ — دے جھٹکے بتاؤن اُسکے پیچ
لگن مین بھر کے رکھے ہاتھ پر تو — اُٹ بال اُسکی دم کے سر بسر تو
ولیکن باندھنا مضبوط اگاڑی — اور اُسکی کھول دینا تو پچھاڑی
نہ ہونے پائے لیکن بیچ ٹھنڈی — رہے اک لحظہ اُسمین تو وہی دُم
سڑک پر تا بدن کو جھرجھری لگے — نکالے سب کر کے وہ کڑاکے
سبھی ہوجائیگا اُسکا خلل دور — اُسے تو آزما گر ہووے منظور
نکل جاویگا وہ جھٹکا کمر کا — نہ ہوگا پھر تجھے کچھ غم سفر کا
اگر گھوڑے کی اُبھرے بیل ہرگز — تو پہلے کر دوا ست پو پھسڈی کی
پلا افیون بتاشے مین تو چند آن — ہتھیلی پر مل اُسکو ای سخندان
لگاوے اسکو پھر اک ٹھیکری پر — وہین پھر ٹھیکری کو آگ پر دھر
وہ جب ہو گرم تب باندھ اُسپہ اسکو — یہ نہین سکنے دے جبتک خشک وہ ہو
فقط مصری بھی باندھے کوٹ کر — تو ٹھہرے بیل ہرگز پھر نہ زنہار
جو باندھے بھل بھلا بکری کا گردہ — تو ہوجاوے کئی دن مین وہ مردہ
چھڑک نا پر نمک اُسپر تو ای یار — کرین اُسکے تنے بیٹھے گی وہ تو تہار
دیا تھوہڑ کی گھنی بھل بھلا تو — اور اُسپر تھوڑا صابن پھر لگا تو
اُسے اک دن بھی باندھ اُسپہ گن کر — تو اتر یہ نہین اُسکو تین دن کر
رہینگے بال قائم ہو کے وہ دو — نہین رہنے کا غم تو ہوگا مسرور
ودیا اک اونٹ کی پسلی کو کر گرم — اُسے سینگ اُس سے اور ہرگز نہ کر زخم
کئی دن مین جو ہوجاویگی اچھی — تو خالص سبز ہوجاویگا بھی

[illegible]

بنا کر اُسکو رکھ تو چھان کر اُسے
دیا اک چار تولہ گھی کو پگھلا
پھر اُتنا اور کر جلدی سے تیار
بڑا ہی نسخہ ہوا ہی یار جانی
دیا روزہ بلہ کوئی پتلی تلے آے
دھر اُسپر کرکے کپڑون کی کئی تہ
یونہین دو تین دن گر ہو بچارا
دیا بھوبھل ہی سم کے نیچے تو ڈال
جو سوجے بیٹھ گھوڑے کی کہین سے
لگانا اسبغول اُسپر یونہین تو
دیا کر دو اچھیر دے تیل اسپر
ولیکن اس عمل کا ہی یہ دستور
تو پھر اکسیر اُسکے حق مین جو ہو
رکھو کونڈے مین بھر کر ابر پانی
پھر اُسمین تیل کڑوا دہ ملا دو
پھر اک لکڑی مین باندھو ایک تنکا
نہ اُسپر بیٹھے گی مکھی کوئی آ
جو دھووے زخم کو اے مرد ذی ہوش
کہین بیٹھی نہ ہو اُس پر سیاہی
ملیم اور خشک تمباکو کو تو چھان
اگر ہو زخم پر چھچرا ابھی سخت
جب اکڑنے پھٹکری اُسمین لگا خوب
سکھا کر خوب اُسکو پیس باریک

دیا کیجے اُسے دو رخ تلک بس
ملا اُتنا ہی اُسمین شہد اچھا
پلا دے دوسرے نتھنے سے ہی کل
کہ نبو خان کی ہی یہ بھی نشانی
کہ ہو مجبور گھوڑا لنگ ہو جاے
رکھ اُسپر پاؤن اُسکا بہت مٹ
تو پھر ہو جاے اچھا وہ بچارا
پیا دی تین دن اے مرد خوشحال
لوے کر چکنی مٹی تو زمین سے
دہے یہ نسخہ بھی معلوم تجھکو
دیا تو ڈال پاسی پانی لے کر
کرے تب جب سے خوگیر کو دور
وہ شے اُسکے لیے ہین کچھ دو دن سکو
کہ ہی مشکل بہت یہ بات پانی
اُسے مل خوب ہاتھونسے اُٹھا لو
جہان وہ زخم ہو کھڑ کا سا چھتا
نہ ہرگز مُنھ کا ہوگا اُسکو خطرا
تو پتی نیم کی پانی مین کر جوش
پڑے ہون اُسمین کیڑے کچھ نہ بھائی
بھرا اُسمین شوق سے میرا کہا مان
تو اُسکو سہل تو مت جان ہی سخت
بغیر اُسکے نہین کرتی دوا خوب
چھڑک اُسپر کئی دن تا کہ ہو ٹھیک

یونہین گرم گرم کروگے صبح اور شام
پھر اُسمین کا پھل قدرے ملا دے
یونہین دو چار دن تو دے کے کر غور
لگے گر بیچ کھل بندن مین جھٹکر
تو پھر تو اُٹھ کسی کی کچھ نہ کر شرم
پھر اُسپر ڈال پانی تھوڑا تھوڑا
تجھے ترکیب ہی جو یہ بتائی
کہ تا جاتا رہے وہ لنگ اُسکا
اُسے تو گوندھ کر اسپر لگا دے
دیا صابون لے اور گرم پانی
یقین کر رکھ خواص ہی اسپ کا ایک
لگے گر پیٹھ گھوڑے کی پڑے چور
پرانا آدھ پاؤ لے کے چونا
کرو ہرگز نہ ٹک بل دیر اسمین
اُٹھا لو اور رومین دو پھینک پانی
اُسی لیتے سے چھچرو زخم تم پاک
بھرا آویگا کئی دن مین دو سارا
اُسے دھو اُس سے پاکر ہو بیچ پاک
اگر اُس زخم مین کیڑے پڑے ہون
پر اُسپر لیپنا مٹی پیا ہے
نمک اور گھی لگا اُسپر کئی دن
جو جاوے زخم جلدی خشک ہو جاے
دیا جوتے کا چمڑا اسے پرانا

تو آلایش کا رہنے کا نہین نام
اُسے تو ایک نتھنے سے پلا دے
نہ ہو اچھا تو پھر کچھ فکر کر اور
چھچھے یا کھوپرہ تیلی مین بھر کر
کر اپنے ہاتھ سے اک اینٹ کو گرم
کہ تا گرمی سے گھبرا دے نہ گھوڑا
مغل کہتے ہین سنگ تابہ جو اُسکو بھائی
سنو گر جاوے وہ سارا ڈھنگ اُسکا
کر بس وہ بیٹھ کر اُسکو مٹا دے
اُسے دھو اُس سے تا ہو جاے عافی
اسے تو جانتے ہین سب بد و نیک
سپاہی لوگ کہتے ہین جسے سوس
اور اُس سے تیل کڑوا لے کے دونا
ملا دو کوٹ کر چونے کو اُسمین
کہ وہ شے ہی نہین کچھ کام آتی
کسی دن دس کسی دن پندرہ بار
ہرا ہوگا نئے سر سے دوبارا
ولیکن غور کرنا تو لے تا کہ
تو وہ پھر ہو میرے چھوٹے یا بڑے ہون
کہ اُسمین گھٹ کے وہ جائین سارے
مساوی دونون چیزین ہون ولیکن
تو لازم ہی گدھے کی لید منگوائے
کرو ہرگز نہ اُسمین کچھ بہانا

[illegible]

کئی دن مین یقین ہے مجھکو بالکل
دیا پیل منگا کر پیس باریک
بقدر حاجت ان دونون کو لینا
پکا تو نیم کی پتی مین جانول
اگر پوچھے تو مجھسے اسکی میعاد
اگر چالیس دن دے تو بدجور
نہ بڑھتے ہون کسی گھوڑے کے گر بال
و گر چاول کا دھوون بھی ملے تو
نہایت ہی برا ہے یار یہ روگ
مساوی پیچ نا اور ہرتال
کسی گھوڑے کے پڑ جاوے اگر جھر
نمک وال اسمین کھاری آدھ پاو تو
انھین پھر باندھکر کپڑے سے تو پان
یونہین دو تین دن تک کر تو پیہم
لگے پر ہاتھ کے جھاجو اک ہر
مبصر لب جو اپنے کھولتے ہین
کسی گھوڑے کے گر آوے اتر بس
پھر اسکو تو اگر چاہے کہ ہو بند
بس اک دو تین دن کا ہے بکھیڑا
اگر تیرا کتار ہو جاے گھوڑا
جلا کر ناک مین دے اسکی دھونی
دبا تو کا بھل کو پیس ای یار
پکایا دودھ مین پیا پھر اتھین

نہین رہنے کی اسکے جسم مین جل
ملا تو تیل کچے مین کہ ہو ٹھیک
لگا مٹی کو دھو پانی سے دینا
دہی مین کر کے ٹھنڈا ہاتھ سے مل
تو دو چالیس دن تک اسکی تعداد
تو برساتی کا بھی ہو پھر خلل دور
تو مین تجھسے کہون بھی اسکا احوال
تو اس سے بھی نہایت فائدہ ہو
کہا کرتے ہین کنگھیر اسے لوگ
چھڑک کر ہاتھ باندھ اسکی لگام
تو پھر جو مین بتاؤن وہ دوا کر
لگے کر آنچ اور اسکو پکا تو
لپیٹ اُن سب کے اوپر موج کا پان
کہ تا اچھا ہو وہ درد و ورم ہو غم
سو اہل ہند کہتے ہین اُسے بچ
تو پڑ آئی اُسے وہ بولتے ہین
تو رہنے دے اُسے دس مین دن بس
تو یہ انکی دوا ہے ای خردمند
خدا چاہے تو وہ ہوجائے اچھا
برا ناٹ تو لے کر کے تھوڑا
کرتا جاتی رہے وہ سب بوئی
لگے تین تک دے تو اسکے جان
نکھار کر دودھ مین پھر اسکو دے پس

یہ نسخہ خواجہ احمد کا ہے ارشاد
ملا کر اسکو اوسپر دھوپ مین دو
نکالے گر کوئی گھوڑا اگن باو[1]
وہ لے ہر چیز آدھی سیر ہو بس
پھر اسکا وقت بھی پہچان لینا
اگن باد اسکو سب کہتے ہین ای دوست
ملے جا وین اگر بیچ اسمین چھلکے
بھرے گر گوشت پتلی مین کسی کے
علاج اسکا مجرب مین بتاؤن
ملے سے پتلی نکلے اسکے جب
چڑھا ہانڈی مین اک دو سیر پانی
رہے جب پانی آدھا تب کر آنچ
رہا پانی جو ہانڈی مین بھی آدھا
تجھے پہچان ہوگی مین بتاؤن
اگر صدمے وہ موٹا ہووے زیادہ
خلل آتا ہے پڑے اسمین جو تھوڑا
چھڑک اوسپر نمک تھوڑا سا کھاری
برابر ہے تو چونا اور ہلدی
یہی پہچان کہ اسکی نشانی
دیا کاغذ ہو یا کپڑا ہو پیلا
وہ دھونی جب لگے گی اسکو جلکر
کرتا آلائش اسکی سب نکل آئے
پھر اسمین نصف ہووے نمک جو

سمجھ کر مت اسے کرنا تو برباد
کہ جلد اچھا ہو تا وہ ای دل افروز
تو اسکا بھی بتاؤن تجھکو اک آد
کھلانے مین نہ کچھ تا دیر ہو بس
کہ جب دینا اُسے پانی نہ دینا
اُدھڑ جاتے ہین جسکے بال ای دوست
تو ہون نا بال اسکے لینے ادر کھلکے
تو لازم ہے کہ ہوش اڑ جاین اسکے
جو نہ مانے تو مفصل کہہ سناؤن
یونہین دو وقت باندھا کر تو تب تک
و حس اسمین فھاک کے ہون جانی
لپیٹ ہر با تھ پہ تپے وہ تو پانچ
لگے تو اک پہر تک اُسپہ ٹپکا
رکھے جو کان تو سب کہہ سناؤن
تو جان آئی ہے پی ای مرد سادہ
تو رہ جاتا ہے چلنے سے وہ گھوڑا
کرتا چندے رہے وہ خوب جاری
کھرل مین کر کے پھر اسکو جلدی
نکلتا ہے ذرا تیلی سے پانی
دے اندک اسے کرکے تو گیلا
کھلے گا مغز بیٹ اسکا نکل کر
وہ اچھا ہو تجھے آرام آجائے
اور اس آدھے کی آدھی زعفران ہو

ا؎ اگن باد
۲؎ کنگھیرا ۳؎ دربیان آمدنی پڑ
۴؎ رس ۵؎ کنار

پلا یا کرے ہی پانی مین تب تک
اگر نیلا ہو وہ تو وہ دوا کر
پھر اُسمین تھوڑا آٹا تو ملا دے
دیا کر روز یہ بات معروف
چبا کر نون اور تو باسی پانی
نلی سے پھونک آنکھ اُسکی مین سیندو

علاج پھولا

دیا پھر ایک بیٹھے کو تو گھس کر
بدستور اُسکو بھی پرسے ہی لگوا دے
بہم پیسا کے دونون کو ملا دے
اگر حد سے پرے آوے پپوٹا
جہانتک ہو سکے تو راکھ منگوا
جو سوکھے تو تو بچ جاوے وہ حیوان
اور اک گل دے تو دم کی نوک مین داغ
پر اک چالیس دن ای مرد دانا

علاج مجھمر

جو گھوڑے کا کوئی چھا پھڑک جاے
ملا پھر جھڑی کی تو اُسمین پشکل
جتا دین اب پکانے کی طرح ہم
یونہین دو تین دن تک تو کیا کر
بقدر احتیاج اُنکو بھی بیجو
کئی دن باسی پانی سے جو دھووے
وہ لے گرد ہی کو خوب لت کر
لے گر تیل بھی سرسون کا اُسکو
منگا کر آٹھ پیسے بھر تو صابن

علاج خارش

لہو ہو تو نہ موقوف جب تک
وگرنہ دے اُسے اے برادر
کھلا کر پہلے پھر پانی پلا دے
دے تب تک کہ جبتک ہو وہ موقوف
کئی دن پھونک آنکھ اُسکی مین جانی
کہ جاوے کئی دن مین خلل دور
لگا کر پھر تو پرسے اُسکے اوپر
کہ جلدی سے اُسے آرام آجاے
نلی سے پھونک کر اسمین لگا دے
تو پھر مشکل ہے بچنا اُسکا جینا
اُسے اُسکے بدن پر خوب ملوا
نہ ہو گر خشک تو اُسکو موا جان
تو ممکن ہے کہ اچھا ہو وہ بیمار
نہ بیچو مطلق اُس گھوڑے کو دانا
خلل یا کوئی ایسا اور ہی آ ہووے
مساوی پھر ہر اک کو کرکے اکمل
تو باندھ اک جھیتھڑا لکڑی مین محکم
بقدر احتیاج اپنی پکا کر
و لیکن خوب سا پھر سینک دیجو
تو البتہ کہ فرصت اُسکو ہووے
پھر اُسمین ڈال دے باروت لپ بھر
تو البتہ بہت سا فائدہ ہو
ہم اک نصف اُسمین دے ای مرد ذو فن

دے دھیان اُسپہ کچھ حد سے افزون
منگا اک پانچ تولے مرچ کالی
اگر تجھ سے مین پھر کہتا ہون گر گن
لگے گر آنکھ مین گھوڑے کی کچھ چوٹ
اگر جھلی پڑی ہو تو نہ کر دیر
دیا اُتنی ہی چینی پیس باریک
دیا ہو شیرخوارہ کوئی بچا
دیا بازار سے لے گیرو اچھا
دیا ایک اینٹ پیسوا تو پرانی
اُسے ہی ہو جو غمے نے آکے مارا
وہ راکھ اُسکے بدن پر ملیو تب تک
اگر دو گل تو دیدے اُسکے سرپر
دوا اور اُسکی بے اُسکے نہین کچھ
کہ پھر جبتک جیے وہ تیرا گھوڑا
تو پھر تو دیکھ مت ہو یار بیتاب
پکا خوب آنچ پر ان سبکو پتلا
اُسے پھر بھر کے اُسمین اُسپہ رکھیے
دیا تیل اور افیون اور گیرو
اگرچہ ہو کسی گھوڑے کو خارشت
یہی لکھا ہے حکیم ای یار جانی
لگا کر دھوپ مین باندھ اُسکو محکم
دیا پانی کھٹیلون کا سڑا لے
الجھا کر باندھ اک کپڑے مین اُسکو

کہ نیلا ہو وہ یا گاڑھا ہو وہ خون
ملا نصف اُس سے مصری اُسمین چالی
بدستور اُسکو بھی اُتنے ہی دن کر
تو جھلی کا نہ ہو جاوے کہین کھوٹ
تو کر اُسکی دوا کی بس یہ تدبیر
بدستور اُسمین ڈالا کر کہ ہو ٹھیک
تو جو کہین وہ وہین لیکر اُسکا کچا
سخندان اُسکے نے قلمی تو شورا
بدستور آنکھ مین ڈال اُسکی جانی
نہین اُسکے سوا کچھ اور چارا
عرق وہ خشک ہو جاوے نہ جبتک
برابر سونچ کے کانون کے اندر
وہ نادر ہے جو ہاتھ آوے کہین کچھ
کرے پھر جو غمہ اُسکو نہ کوڑا
ملا پانی کی مٹی مین تو شیاب
پکانے کی تو دی ترکیب بتلا
لگا کر دھوپ مین کر سر بسر خوب
ملا کر وان خلل یا دے جہان ہو
تو غافل مت ہو بیماری ہے یہ زشت
کئی دن کا سڑا حقے کا پانی
یقین ہے تین دن مین دے وہ دم
بدن پر اُسکو دو دن تین مل دے
رگڑ کر اُسکو باسی پانی مین دھو

بہت سے کمل اسپر اس طرح ڈال
کہ پھر آوے نہ اُسکا اک نظر بال
پلا اسکو شراب اک سیر لا کر
کہ آجا دے پسینا تھرتھرا کر

اگر ہو فائدہ اور تو کرے غور
تو اُتنی ہی پلا لا کر اُسے اور
یقین ہے یہ کئی دن مین کہ بالکل
اُسی ترکیب سے وہ جائیگا کھل[۱]

دیا پانی مین تیرا اُسکو جا کر
کہ ہو جاتا ہے خوب اس سے بھی اکثر
نہین کرتا ہے کچھ مطلق خلل یہ
ولایت کے ہے لوگون کا عمل یہ

دیا اک ڈھائی پتی آگ کی لے
فقط خالی ہی ملکر ایک دن دے
ولیکن کام آتا کچھو یار
کہ منھ مین اُسکے گھی مل لیجیو یار

منگا یا آدھ پاؤ اک لے تو اسپند
اور اُتنا ہی منگا تا گوزی اسگند
لے اجوائن خراسانی ہی جلدی
منگا لے اُتنی ہی پھر آنبہ ہلدی

منگا پھر بھینیا اُتنا ہی گوگل
سا رگمی ن یہ پانچون کے اکل
منگا کر مال کنگنی پاؤ بھر اک
پھر اُتنا ہی منگا لہسن بھی اے نیک

منگا پھر چھٹانک اک پھٹکری بھی
سہاگہ اُتنا ہی اور لوٹ سجی
یہ تینون چیزین بھی اُن سب برابر
کہ وزن اُسکا یہ نہین ہے بس مقرر

سہاگہ پھٹکری پھر بھون دینا
اور اُن سب چیزون کو تو کوٹ لینا
منگا کر سیر بھر پھر گڑ پرانا
وہ ساری چیزین پھر گڑ مین ملانا

بنا کر گولیان سولہ یہ کر کام
کھلا اک صبح کو اور ایک شام
دے رکھ دانے اور پانی کی تو قید
یقین ہے خوب ہووے ہے امید

اگر منظور ہو پانی پلانا
تو اُس پانی کو لوہے سے بجھانا
یہ نسخہ آزمایا ہے کئی بار
اسی خاطر لکھا ہے مین نے اے یار

جو انبر یا منگا اک سیر بھر تو
بہت باریک کر اون مین اُسکو
پھر اچھا نیلا تھوتھا پیسہ بھر لا
کسی تھریہ اُسکو خوب پسوا

پھر اُسکو گوندھ کر سرکہ مین اے یار
کر اُسکی گولیان چالیس تیار
کھلا شام و سحر ایک ایک ہر روز
کہ اچھا ہو وہ بالکل اے دل افروز

سفر[۲] مین اپنے گھوڑے کے تو اے یار
رہا کر دانہ پانی سے خبردار
جو گرمی[۳] ہو تو دانہ کم کھلانا
جو سردی ہو تو پانی کم پلانا

خبر اس طرح جس گھوڑے کی لیگا
تو وہ مطلق دغا تجھکو نہ دیگا
کبھی نکلے جو گرمی[۴] مین سفر کو
تو پھر پانی پلا پاوے جہان تو

اگر گھوڑا ترا گرمی کو مانے
تو یہ کر روز گر خوب اُسکو جانے
بہت پانی بلاوے تو جہان یار
اُسے پھر شوق سے نہلا وہان یار

اگرچہ وہ پسینے مین بھی ہو غرق
تو نہلانے مین اُسکے تو نہ کر فرق
اگر پانی پلا تھوڑا ہی تجھکو
تو اُسکی آنکھون اور تھوتھو کو دھو تو

بھلا یاد آیا سن اے یار جانی
چھڑک نا منھ پہ بھی کچھ اُسکے پانی
کھلانا روز منزل پر پہونچکر
مسادی نون آٹا دو ٹکے بھر

سفر مین گرمیون کے ہے جو دانا
وہی دیتا ہے کم گھوڑے کو دانا
نہ کیجیو دانہ کم کرنے مین تاخیر
کہ اس موسم مین کم دینا ہے اکسیر

چہارم تو مقرر کیجیو بس کم
کرتا دم پہ رہے وہ تیرا ہمدم
جو دبلا ہو تو ہرگز غم نہ کھانا
پھر اُسکے بدلے جاڑون مین کھلانا

جو دن سرسدی[۵] کے ہون لوے یہ چیزین
کسی بازار مین سے لے یہ چیزین
ٹکے بھر پھٹکری اور اُتنی ہلدی
نہ کر کچھ دیر ہرگز کوٹ جلدی

وہین اک پاؤ بھر گڑ مین ملا سب
اُسے گلیا کے ہاتھون سے کھلا سب
لہو موتے[۶] اگر گھوڑا تو ہو شاد
دوا کچھ مت دے گو ہوون تجھے یاد

جو ہو پتلا تو گرمی سے ہے وہ مان
جو گاڑھا ہے تو بادی ہے وہ پہچان
سمجھ جی مین بلا اُسکی ہوئی رد
لہو کا موتنا ہرگز نہین بد

ولیکن پانچ دن کے بعد اے یار
نہ ہو غافل دلا سے اُسکی زنہار
منگا دو پیسے بھر تو کھانڈ بورا
دو چند اُس سے لے میدا تو پورا

[۱] علاج ناگزرہ بندش پیشاب

[۲] در بیان سفر [۳] گرمی [۴] سفر گرما [۵] سفر سرما [۶] پیشاب خون

علاج مرض سوزاک

سوا اسکے گلہری اور گیدڑ
کرو ان میں اس مرض سے تجھکو آگاہ
نہیں اس مرض کی کچھا ور پہچان
سمجھ مت اس مرے نسخے کو رد کی
سی کئنے کے موجب ہو دل افروز
ولیکن پر کھولے پانی کی قید
دے جو بند ہو جاتا ہو حکم
بڑھا کر اسکی پیشانی پر رکھ ہاتھ
تو جان اسکا نہیں ہو کچھ یہ سینہ
اور نمک کو پلین اور نون کھاری
پلو نہیں دے تین دن اور خوب غور
جو سمجھے گرم گرمی کی ہوا تو
برا ان پانی میں ہے اے مرد ذی ہوش
دیا اک کام کر اور اے مرے دوست
برابر اسکے منگوائے تو گوگل
دیا سات اونٹ کی پینگل منگانا
پلو نہیں کر سات دن تک اور پھر
ملا افیون کے پانی میں آٹا
وہ بھی اندر ہلدی پیس باریک
رکھ ان تینون کو اس آٹے کے اندر
پھر اسکی گولیان اک چھ بنانا
لہو جو جھکر تو اسکا ایسا پینا
پھر پھر ہاتھ پر اسکو یہان تک

دیا کرتے ہیں یونہیں لوگ اکثر
شک اسمین کچھ نہیں واللہ باللہ
بتایا میں نے تجھکو آگے تو جان
منگائے حیض کی دس میں گدی
کیا کر پانچ دن تک اسکو ہر روز
کرنا کچھ اسکے بچنے کی ہو امید
تو پھر ہوتا ہو اچھا وہ بہت کر
ہٹا اک ذرہ اسکو زور کے ساتھ
وہ سینہ ہو زمرد کا نگینہ
مساوی لا نہ کر کچھ آہ و زاری
نہ ہو گر فائدہ تو فکر کر اور
تو پانی شیر گرم اسکو پلا تو
تو اجواین ذرا کر لیجیو جوش
لگا پر آگ کی جڑ کا منگا پوست
کچل کر پاؤ بھر گڑ میں انھیں مل
دے اسکو بتانا ہو جو دانا
کرتا کھل جاے باکا تیرا سدم
اس آٹے کا بنا اک گول باندھ
غرض دونون کو جب کر چکے ٹھیک
رکھ اس گولے کو بھوبھل میں دبا کر
سحر اور شام تو اک اک کھلانا
کہ آجاوے اسے بیحد پسینا
پسینا سوکھ جاوے وہ جہان تک

بہت سا اسنے بھی ہوتا ہو آرام
تھوکا اسکے دے ہاتھ پر جو ہیں
خدا ناکردہ گر ہوجائے منھ بند
انکھین دس سیر پانی میں چڑھا دے
یقین ہو اس سے بھی ہوجاے چنگا
جو چھاتی بند ہو جاتا ہو تھوڑا
کرو ان پہچاننے کو اسکے مرقوم
اگر سمجھے کو ہٹ ایسا وہ جاوے
تو گھٹنے میں وہ گھوڑا کرے دیر
برابر انکے دونون کو تو اک پاؤ بھر لے
نہ دے پردانہ پانی اسکو تب تک
ولیکن نابقدر اسکو کم تو
یہ سن کچھ ہوے پانی گرم ٹھیری جا
اسے تو آگ میں سب مت جلانا
کھلا دے ایک باری اسکو بالکل
ذرا سے موٹھ کے دانے میں ملا کر
دیا اک پیسہ بھر افیون نے تول
اور اک دو پیسہ بھر لے آنبہ ہلدی
منگا پھر بھیا اتنا ہی گوگل
غرض وہ خوب جلکر جبکہ ہو ٹھیک
جو کوئی ترت کا ہو بند گھوڑا
ادھر کو اور ادھر کو پھر نہ کچھ جھکا
دیا باندھ ایسی جا پر اسکا آنگا

دے بے کھٹکے ہو جاتا نہیں کام
پلٹ جاتی ہیں آنکھیں اسکی وہ ہیں
تو پھر تو پاؤ کر رکھ یہ مری پند
رہے آدھا تو تھنون سے پلاوے
وہیں گویا نہالیوے تو گنگا
تو ہو جاتا ہو جلد اچھا وہ گھوڑا
بتاؤں سہل تا ہو تجھکو معلوم
کہ تیرا ہاتھ مطلق دکھ نہ پاوے
تو کر اسکی دوا کی تو یہ تدبیر
کچل کر اسکو جلدی سے کھلا دے
وہ بالکل صاف ہو جاوے تب تک
زیادہ اس سے مت دے ایک دم تو
تو اک پیسہ بھر لہو ابن جو ہو ای یار
دے بھوبھل میں اندک بھل بھلانا
خدا چاہے تو وہ جاوے وہیں کھل
کھلا دے شام کو پانی میں جلکر
اسے پانی میں اپنے ہاتھ سے گھول
منگا سبھی بھی تو اتنی ہی جلدی
برابر تینون چیزیں کر کے اکٹھا
تب اس گولے کو کوٹو خوب باریک
تو لازم ہو کرے تو اسکو کوڑا
اتر کر خوب کپڑون سے اسے ڈھانک
کہ زحمت جانہ ہو ہرگز ہوا کا

کرتھا جو بعد کھانا اُسکا معمول
سُہاگا بھون کر یا پانچ ماشے
اگر پوچھے کوئی کتنا ہو پانی
اُسے دے فائزہ کی طرح ای یار
نہ ہو گر کچھ سبب اور گھوڑا لوٹے
کہ پردا ہو گیا تھا اُسکا بودا
ولے گر پہلے بجو آنت اندر
تو پھر یہ جان تجھے چھوٹا ہی بٹ کا
طرح اُسکی بتائین تجھکو اب ہم
پھنسا اُس بغیر اُسکا ہی مشکل
چلا دیتے ہین اپنا ڈنڈک ہاتھ
مگر دیکھا ہی مین نے اسمین اکثر
کھلایا کریون ہی تو اُسکو ہر روز
اگر اُنمین سے ہو کوئی نہ ای جان
تو گھوڑے کے مُنھ کو تو اٹھا کر
نہ ہو گر جاری اُسکا پیٹ یا گوز
تو اس سے بھی اُسے ہو تندرستی
یہی پہچان ہی قولنج کی جان
علاج اُسکا بتاؤن تجھکو بیداد
مری تقریر پر رکھ اک ذرا گوش
مع آلایش ایسا کوٹ ای دوست
اور اُسمین کالی مرچین آدھ پاؤ ڈال
ہمیشہ گرم اک دم دے تو پانی

سو ہی وہ بعد کھانے کو گیا بھول
پلا پانی ہین دیکھ اُسکے تماشے
تو کہ اک پاؤ بھر ای یار جانی
کھڑا کر تھان پر اُسکو گھڑی چار
ویا ہر لحظہ گر گر لوٹے پوٹے
سو جھٹ کر آگیا ہی اسمین یہ دوا
کہ ہی خطرہ رہیگی گردہ باہر
کوئی سدا جڑا ہی اسمین انکا
نہ ہو پر شوربا دس سیر سے کم
اسی خاطر تو اکثر مرد عاقل
لے آتے ہین اُسے پھر ہاتھ کے ساتھ
کہ مرجاتا ہی یون گھوڑا مقرر
وہ ہو جب تک کہ اچھا ای دل افروز
تو پھر قولنج ہی تو اُسکو یون جان
سرک جا ال سے اُسکو پلا کر
تو اتنا ہی پلایا کر اُسے روز
زیادہ اسمین ہو آگے سے جستی
کہ ہین غوطے اُترتے چڑھتے ہر آن
بشرطے اُسکو تو سنکر رکھے یاد
منگا اک مرغ کو پانی مین کر جوش
کہ ہو اک اُسکی ہڈی گوشت اور پوست
بتاؤن اب کھلانیکا تجھے حال
کہ ہی اُسکی اسی مین زندگانی

پلیگا مُنھ وہ گر سب ہو گا پانی
کہ چھوڑیگا وہ بہم سیکڑون گوز
ویا اک نیم کی لکڑی ہو چھوٹی
کرتا وہ اپنے مُنھ کو جو ہلادے
تو چھاک کر اُسکے نرخرون تو کر دھیان
وہ ہین کر ڈال اخنہ اُسکو فی الفور
نہ ہوان جو ہین گر کوئی مقرر
منگا بکری کے کلیے یا اک جا
وہ سارا لبد ڑا اُسکو پلا دے
بہت سے گھی کو اپنے ہاتھ مین لے
ولیکن اس مرض مین جو ہین دانا
دیا لازم کچور اک پاؤ بھر یار
رے اک مہربان نے بتایا
منگا دو سیر دودھ اور گھی چار
ملا نصف اسمین آم سونٹھ کا خام
دیا چار و نظرف سے خوب دا
دے اس داغ مین اتنی ہو جایا
وہ پاوے زندگی گھوڑا دوبارا
غرض گھوڑے کا منھ جبتک کھلا ہی
پر اُسکی چونچ اور پاؤن کو کرد
مہیلا بھی ملا پھر اسمین دو سیر
کھلا سب شام کو ای یار ہمدم
پر ایسی جا پر اُسکو باندھا ہی یا

اُسے یاد آئیگی وہ باد کھانی
یقین ہی خوب ہو جائے اُسی روز
انگوٹھے سے زیادہ جو ہو موٹی
اُسے وہ باد کھانی یاد آوے
جو ہون وہ سخت اور سوجے تو پہچان
نہین اسکے سوا اُسکی دوا اور
اور اُٹھے بیٹھے گھوڑا ہوکے مضطر
پکا کر اُسکو کر جلدی سے تیار
کرتا اُسکو وہان سے وہ ہلادے
پھر اُسکی ساغری کو کر کے اکل
نہین دیتے ہین وہ گھوڑے کو دانا
اُسے کر کوٹ کر بار یک تیار
اُسے مین نے بہت ہی آزمایا
ملا دونون کو مت کر عقل کو گم
اُسے دے نصف صبح اور نصف دے شام
شکم پر اسکے آگے نائزہ کے
کہ سمجھے اک کف دست اُسکو ہشیار
بچے گر جاندنی کا کوئی مارا
تو تب تک اس مرض کی یہ دوا ہی
اور اُسکو ڈال کر ہادن مین کر چوم
شراب اک سیر ڈال اسمین نکر دیر
تو نہین چالیس دن تک کر تو پرہیز
کہ جس جا پر ہوا ہو پہنچے نہ زنہار

علاج گرمی شکم

علاج قولنج

علاج [illegible] زدہ

نہ ہو معلوم گر اسکی تجھے راہ
تو میں کر دوں تجھے ای یار آگاہ
سنگار اک کلا بجل بھلا کر
پھر اسکا گوشت ہڈی سے جدا کر
پھرا دے گوشت اور بھیجے کو ملکر
کہ ہو جاوے حریرہ سادہ گلکر
بہت سا دیگچے میں پانی بھر تو
اور اسکے نیچے دھیم آنچ کر تو
وہ چکنائی جو آتی جاوے اوپر
اسے لیکر اک باسن کے اندر
ملیدے میں ملا کر خوب سب کو
کھلا پانی کے اوپر اسکو خو
کرے اک پانچ دن یونہیں جو پیہم
تو قوت ہو نہ اسکی سال بھر کم
وگر اس سے زیادہ تو کھلا دے
تو پھر اسکا بہت سا حظ اٹھا دے
وہ شے ہیں آٹھ گن انکو نہ تھوڑا
کہ جنسے شبقا اٹھتا ہے گھوڑا

بیان ہشت اقسام بیماری وگرگری وعلاج آن

جہاں میں نام اسکا گرگری ہے
وہ بیماری نہایت ہی بری ہے
سو اسکے دھیان میں رکھو آٹھ میں طور
ولیکن شرط ہے ہر ایک پر غور
تنے ہے و بہدم گھوڑا جو اک چند
تو یہ تو جان رکھ پیشاب ہے بند
تو اسکے ناڑے میں مرچ کر لال
کرے دو میں ڈال دے پیشاب فی الحال
و لے بال اُسمیں باندھ واکر کے تدبیر
نکلنے میں نہ ہوتا اسکے تاخیر
رکھے شورے کی بتی خوب سی جاب
رکھ اسکی فرج میں تا کردے پیشاب
جو گھوڑی ہو تو رکھ دے بے تحاشا
بنا شہ یہ دوا بھی ہے تماشا
و یا بری کی بتی خوب سی جاب
کھلا اسکی فرج میں تا کردے پیشاب
و یا صابون کا رکھ شافہ بنا کر
کہ پیشاب اس سے بھی ہوتا ہے کھلکر
و یا اک آدھ سیر اک تیل لیکر
پلا نتھنوں کے اندر اسے ہنرور
و یا جون کلن میں دے ڈال اک دو
تو اسنے بھی یقین ہے فائدہ ہو
گرے گر یہ دوائی کچھ برائی
تو پھر بازار سے منگوالے رائی
بنا پانی میں اسکا سر لپیب
اور اسکا اسکے فوطون تو لپیب
وہ گھوڑا ہووے پھر مطلق نہ پیشاب
یقین ہے یہ کرے اک دم میں پیشاب
رہی اک بات اب تجھکو بتانی
کر دو لوٹوں میں بھر کر صاف پانی
کھڑا ہو سائنری کے پاس جا کر
گرا دو نئے سے پانی کو زمین پر
اور اپنے منہ سے تو سیٹی بجائے
اگر گھوڑا تن کے نا پیشاب دانے
اگر گھوڑے کی بچھے بند ہو لید
تو یکسالو تری کی جاکے تقلید
منگا کر چار پیسے بھر گڑ اکو
فقط خالی ہی گلیا کر کھلا تو
و یا دو پیسے بھر تو سونٹھ لانا
و دو چند اسمیں پرانا گڑ ملانا
ملا کر ہینگ بھی اک پانچ ماشے
کھلا کر دیکھ قدرت کے تماشے
ولیکن ہے ضرور اتنی بھی تاکید
رہے وہ فائدہ جب تک کرے لید
جو گھوڑا ہو شکار نغلو نہیں جھاگے
و یا ہر لحظہ مضطر ہو کے کانپے
تو ہے وہ باد سول اتنا تو پہچان
گر جس سے گرگری کرتا ہے حیوان
شتابی جاکے لہسن پیسے بھر لے
مہیا و کنی مرچین الال کرلے
گچل کر بس کھلاوے اسکو خو
یکایک گرگری ہے آوے جسکو
و یا اک لینڈ ہاتھی کا منگا تو
برابر چھال ببیل کی ملا تو
پلا دے چھان کر تا کو نہیں پھر بھر
ولیکن خوب سا ٹھنڈا اسے کر
یقین ہے خوب ہو جائے وہ گھوڑا
نہ ہو پھر پیٹ میں اسکے مروڑا
مروڑے لوٹ کر جو دم کو مارے
تو بہ لو جس سے جاے اُس کے بار
گر اس سے یوں گیا ہے ڈوب گیا
لگا رو دو کے میں ہے جا جسکا پتھا
شتابی دو دھ لا تو ایک آثار
اور اسکا نصف گھی لا بے خطر یار
اُسے پچھلے کے تو اسمیں ملا دے
پھر اسکو نال میں بھر کر پلا دے
اٹک کر وہ نہ جھٹتا تھا جہان
سو وہ جنس سے چھوٹنے کا وہان
نہیں اسکے سوا اسکی دوا کچھ
اگر بخشے خدا اسکو شفا کچھ
گرے دم بیٹھا اور لوٹے جو گھوڑا
تو گرا اسکے لگاتا لو مین تھوڑا

بیان ہشت اقسام بیماری وگرگری وعلاج آن ۔ ۱ گرگری اول ۲ گرگری دوم ۳ گرگری سوم ۴ گرگری چہارم ۵ گرگری پنجم

اسی گھوڑے کو کیجو بھائی موٹا
سواری کا نہ ہووے جو کہ کھوٹا

در بیان ترکیب تیاری بچھڑہ وغیرہ

بچھیڑے کو کیا چاہیے جو تیار
تو سن ترکیب اسکی مجھسے ای یار

منگا بازار سے دس سیر شیر
گھون ڈال اسمین پھر جو کوب کر سیر

پکا کر کھانڈ شیرا اسمین ملا دے
پلا پانی کو اوپر سے کھلا دے

جہاں تک چاہیے یونہین دیجیو یار
نہین تعداد کی کچھ اسکے تکرار

دے دینا ہمیشہ مرچ کالی
نہین ہی خوب دینا پھر خالی

دلے ہی مرچ کے دینے کا طور
اسے تو پڑھکے اپنے دل مین کر غور

کہ کالی مرچ پیسے چار بھر لے
پھر اسکو اک ذرا جو کوب کر لے

ملا کر تھوڑے آٹے مین کھلا دے
پھر اسکو شوق سے پانی پلا دے

جو چاہے گھوڑا موٹا ہووے جلدی
تو دے چالیس دن ٹک پھر ہلدی

منگا ہلدی کو اور جو کوب کر رکھ
کہین پھر ڈھانک کے گوشے مین دھر رکھ

سحر کو آدھ پاؤ اسمین سے تو لے
بھگو خالص لے تو دودھ مین دے

سحر کو دوسرے دن مل کے ساری
کھلا کر پھر کھلا اور پنساری

پھر اتنے مین بھگو رکھ تو اسی دم
بڑھا تو پاؤ پھر تک اسکو کم کم

چنے بھونکے گر پسوالے باریک
اور اسکو خوب گوندھوا کر کے ٹھیک

کرے پھر سیر بھر کی روٹیان چار
وہ پک کر ہوجاوین جسوقت تیار

ملا دے سیر بھر دودھ اسمین اور کھانڈ
کہ ہو چالیس دن مین اندکا سانڈ

ولیکن گوش دل سے سن لے ای سعد
بدستور اسکو بھی پانی کے دے بعد

جو چاہے اتنا گھوڑا بوجھ اٹھا دے
کہ وہ مطلق بھی پہچانا نہ جا دے

تو دے اسکو خدا ای مرد ہشیار
کہ تا بے انتہا ہووے وہ تیار

پڑے جب کھیت مین جو کے تکے ایک
کھلانا اسکا تب گھوڑے کا ہی نیک

پھر پھر بعد پھر تازی ہی وہ آئے
کہ رہ کر دو پہر تک کڑوی نہ ہو جائے

بھلے کھانے سے لیکن جب وہ حیوان
کھلا دے تب اسے گلیا کے انسان

پھر پھر بعد جو سائیس آوے
تو پہلے سیر بھر بھر کر کھلا دے

کبھی اک پاؤ پھر اورک ملا دے
و یا اتنا ہی لہسن بیر دے دے

غرض کرتا رہے یون چٹے بھے
کہ تا جب نہ پاوین دانت کھٹے

تکلف یہ بھی گر چاہے تو کر دے
کہ گھٹی تھوڑی گھی مین کر کے تر دے

پر آدھے سیر سے ہووے نہ کم
مفصل سب جتا تجھکو چکے ہم

نہ دینا پر اسے زنہار دانا
کہ سم ہی اسکے حق مین اسکا کھانا

دے باندھ ایسی تاریکی مین ای یار
مخجل ہو دیکھ کر جسکو شب تار

چراغ اسمین جلے دن رات لیکن
رہے اس خانۂ تاریک مین دن

کرے دن رات مین جو لید پیشاب
ملین اسکے بدن پر اسکو احباب

نہ پھیرین خرخرہ اسپر نہ ہتی
چھڑا دین سیل کچھ مطلق نہ اسکی

نہ ہو چلنے تلک اسمین سے کچھ کم
تو اسکی دیکھ تیاری کا عالم

چنے اور جو ساوی جو بھنا دے
اور اسکا موٹا ارد اوبلا دے

عوض دانے مین اسکو کرکے یہ دے
یونہین گرمی مین تو شام و سحر دے

سمجھ مت تو اسکو یہ غذا ہی
غذا ہی پر یہ گرمی کی دوا ہی

کیا ہی اسکی خاطر اسکو تحریر
خصوصاً ترکیون کی ہی یہ اکسیر

بچھیڑے کو اگر چاہے تو لاریب
کہ پھر مطلق نکالے وہ نہ کچھ عیب

تو دے اسکو سہاگا بھون کر روز
دے دو مین ماشے ای دل افروز

مدام اسکو پلا پانی کے ہمراہ
ہوا القصہ یہ قصہ جو کوتاہ

سہاگا دے اسے یک چند اسطرح
گر اسکے داغ چار دن بند اسطرح

کہ دن چار اسکی دست و پا کے اندر
لگا اک دو خط گھٹنون کے اندر

یقین ہی پھر رہے عیبون سے وہ پاک
رکھے خوش تجھکو مولا ہووے غمناک

جو چاہے بوڑھا گھوڑا ہووے تازہ
تو کلّے پیل کے دے اسکو بابا

اگر اُنمین سفیدی فی المثل ہو — تو جانے یہ کہ سردی کا خلل ہو
اگر سردی ہوئی ہو اُسکو جنبک — تو بس دو چار دن دے اُسکو ادرک

ولیکن ہووے ادرک دو ٹکے بھر — کھلانا پر اُسے دانے کے اوپر
دیا دو تین دن دینا چھوارے — کہ تا سردی کو گرمی اُسکی مارے

ولیکن یار اتنا کام کرنا — زیادہ ایک سے مطلق نہ دینا
دیا دینا اُسی صورت سے بادام — کہ تا ہو جاوے اس سردی سے آرام

اگر حد سے بتانے مین ہو زردی — تو یہ جانے یہ بادی ہو سردی
ملا کر سوٹھ کے آٹے مین خالی — اُسے دے تین دن مونگ چنے کی دالی

وے اس بات کو مت بھول جانا — کہ مرچین پہلے پانی سے کھلانا
دیا دو پیسہ بھر تو سونٹھ لیجو — ملا کر ہینگ اک چھ ماشہ دیجو

پھر اُسکو تھوڑے آٹے مین ملا کے — کھلانا دو مین دانے کو کھلا کے
نہ دینا تین دن سے پھر زیادہ — قیامت ہوگی دیگا گر زیادہ

دیا دینے لگے جب اُسکو دانا — تو اسمین بیج سوئے کا ملانا
نہ ہو پھر چار پیسے بھر سے وہ کم — یہی بس پانچ دن تک دیجو پیہم

اگر ہون سرخ گھوڑے کے بتانے — تو بس گرمی ہوئی ہے اُسکو جانے
مساوی ترپھلہ جو کوب کر کر — کسی تھیلی مین کُھر چھو اپنی بھر کر

سر شام اُسمین سے پانچ تولے — کسی مٹی کے باسن مین بھگو دے
سحر بیش از نہاری وہ کھلا تو — پھر اُسکے بعد بس منزل کو جا تو

اُسے دے ترپھلا اے یار تب تک — خلل وہ دور ہو جاوے نہ جب تک
دیا اک کوڑی بھر نیل اُڑد ال فردن — پلا پانی مین اُسکو ایک ہی دن

اگر حد سے زیادہ ہووے لالی — اور اسی لالی مین ہی ہووے کالی
تو اُس گھوڑے سے تو مایوس ہو — اور اُسکی زندگی سے ہاتھ دھو

بتانے کی ہے جتنی کا ہی بھید — کہ ہین اُسکے جگر مین پڑگئے چھید
خلل جتنی کا ہے ہر چند تھوڑا — وے مطلق نہین بچتا ہے گھوڑا

اسی صورت سے کر پیشاب دھیان — جو ہو رنگت سفید اُسکی تو یہ جان
کہ سردی کا نہایت اُسکو ہے زور — وہی گرم اُسکو چیزین دے بدستور

وگر ہے زرد اور گاڑھا ہی بھائی — تو بادی کی اُسے تو دے دوائی
اگر ہو سرخ تو بادی کا ہے طور — علاج اُسکا لکھا ہے پہلے کر غور

وگر جانے سیاہی پر ہے وہ خون — تو بس گرمی ہے اُسکو حد سے افزون
کئی دن ترپھلا دے اور کتیرا — مساوی وزن مین ہو اُنکے زیرا

سپید اُسمین ولیکن ہو وہ زیرا — مری اس عرض کو کرنا پذیرا
کھلانا ترپھلے کو سب ہے تکرار — لکھا ہے پہلے دیکھا اے مرد ہشیار

اگر کرتا ہے بیلی لید گھوڑا — تو وہ ہضم اُسے ہوتا ہے تھوڑا
نہایت اُسمین آتی ہوگی بدبو — سمجھو جو غور سے سونگھے اُسے تو

کہا تو مان میرا گر ہے دانا — نہ دے ہرگز کسی دن اُسکو دانا
مصالح دے کئی دن اُسکو پیہم — کرنا ہو لید کی بدبو وہ برہم

دلے دو پیسے بھر ہو اُسمین سبزی — کہ ہے اُسکی دوا کا بس یہی جی
وگر ہو چشمہ جاری کے مانند — چلے پیٹ اُسکا پچکاری کے مانند

تو دے اُسکو فقط سبزی کی لکڑی — کہ جاوے تین دن مین اُسکا پیچ جی
چھٹانک اُسکو وہ دینا اے خردمند — کہ تا کھاتے ہی اُسکا پیٹ ہو بند

دیا تو مان اب میرا کہا سے — منگا اک چار پیسے بھر خبا سے
منگا دو پیسے بھر بھر تو کتیرا — پر اُسمین ایک ماشہ بھر ہو زیرا

کتیرے کے برابر بیل گری ہو — غرض سبکی ہوئی ہو باہری ہو
دہی دن اُسکو کوٹ اور چھان بارک — پھر اُنکو گوندھ کر پانی مین ٹھیک

کھلا آدھی سحر اور نصف دے شام — کہ ہو پیٹ اُسکا بند اے نیک انجام
اگر ہو لید مین چکنائی بھائی — تو اُسکو آنو ہے دے اُسکو دوائی

سرے تو بچھیرا اچھل کا ہو گھوڑا کہ چلتا ہے بہت کھاتا ہے تھوڑا
اثر کر اس سے ہو پھر کاٹھیاواڑ نہیں ہے جسکے آگے کوئی بھی آڑ

کہو اس سے ڈھل کے پھر نکل کر

در بیان شناخت سن و سال اسپ

پہ نسبت انکے پھر جو ہو سو خر ہے

ادھر کو گوش دل سے جو کرے کان تو بتلاؤں تجھے دانتوں کی پہچان
ہر اک کے دانت ہوتے ہیں مقرر تلے چھ اور چھ ہوتے ہیں اوپر

سپید ہوتا ہے جبتک دانت کچا تو گھوڑا تب تلک ہوتا ہے بچا
جہاں تک ہیں مبصر اے خردمند اسے سب دیکھ کر کہتے ہیں نا کند

جب اسنے بیچ میں کا دانت توڑا سفر تب دیکھ ہوتا ہے گھوڑا
وہ دو جب توڑتا ہے پاس کے اور تو کہتے چار سال اسکو ہیں کر غور

گرین گونن کے سب دانت اسی سن بیچ تو لازم ہے کہے تو اسکو ہے پنج
اسی ہنگام میں جو کے نزدیک نکلتے چار دانت ہیں گول باریک

نہیں ہوتا ہے کچھ انہیں کم و بیش مبصر لوگ اسے کہتے ہیں پھر شش
پر اسکے بعد تو اے صاحب رائے سیاہی جسقدر دانتوں میں کم ہائے

فقط اس سے تو دریافت کر سن نہیں معلوم ہوتے اس سوا دن
سیاہی جاتی جاوے جب ساری نصیحت یاد رکھ یہ تو ہماری

کسی کو تیرے کہنے سے ہو گر رنج تو کہہ بے خطرہ یہ تو ہے گا تنج
پھر اسکے فرش اوپر دانتوں کو دھیان پڑا ہو فرق جتنا انہیں پہچان

جو کوئی پوچھے عمر اسکی ہے کتنی تو تخمینا وہیں کہہ دے کہ اتنی
پر اسکی دونوں آنکھوں کو کر دھیان گڑھے ہوں بال اگر چاہے تو یوں جان

کہ بوڑھا ہے نہایت ہی یہ گھوڑا وہ نادان ہے کہے جو اسکو تھوڑا
دلے جب ہو گیا گھوڑا لے تیخ تو پھر پہچاننے میں اسکے ہے رنج

میں اسکا کوئی پا سکتا نہیں بھید مبصر بھی بتا سکتا نہیں
جو رائج اس زمانے میں تھیں پائین سنا دیں ہیں جنہیں انکی مجھکو گھا تین

سوا اسکے جو ہیں مجمل ہیں وہ سب کوئی انکو برتتا ہی نہیں اب
اسی خاطر کیا میں نے نہ مرقوم و گرنہ وہ بھی تھیں سب مجھکو معلوم

ضروری تھی وہ جو بات بھائی

در بیان بیماری اسپان و معالجہ آنہا

تجھے میں نے مفصل کہہ سنائی

علاج اب مجھکو ہیں جو کچھ کہ معلوم سو وہ یک لخت میں کہتا ہوں مرقوم
ولیکن ہے یہ میری شرط اے یار کہ رہ دائم دوا کرنے میں ہشیار

نظر کر جسقدر چھوٹا ہے گھوڑا مصالح اسکو دے اتنا ہی تھوڑا
غرض جیسے بڑے گھوڑے کو پہچان دوے ہر وقت موسم پر بھی رکھ دھیان

نہ جا ایک ہی کی فکر میں غرق ہمیشہ زنگی و تازی میں کر فرق
مزاج ہر ایک کے گھوڑے کا ہے اور تجھے لازم ہے تو کرتا رہے غور

ضرور اس فن میں تھے جو صاحب فن کہ اک من علم ہو اور عقل دس من
مبصر ہیں بیان وصف اسکا کرتے کہ ہر نسخے کو جو موقع پہ برتے

ہر اک گھوڑے کی بیماری کا احوال نمایاں چار صورت سے ہوئی الحال
ولیکن طول دے دے کر بیچارے بہت سا لکھ گئے ہیں اگلے استاد

سو آیا فہم میں ہے وہ بہت کم مکرر کر چکے ہیں امتحان ہم
سیاہی زیادہ ہے از بسکہ تقریر رہا ہے تجربہ کرتا یہ اشعر

سو کچھ کچھ اسکا کرتا ہے بیان یہ کہ ہو جاوے ہر اک پر تا عیان یہ
بنانا لید اور پیشاب سے یاد سمجھ جاتا ہے ہر اک دکھ کو ہشیار

چہارم وضع سے ہوتا ہے معلوم ولیکن ہو نہیں سکتا ہے مرقوم
اسے کہتے ہیں عاقل علم سینہ لکھا جاتا نہیں ہے در سفینہ

بتانا آنکھ کے کوئے کا ہے نام بتانا اسکو یوں سبرا ہی تھا کام
بتانے کی جو رنگت ہو گلابی تو سمجھے تجھے نہیں ہے کچھ خرابی

دربیان شناخت سن و سال اسپان

دربیان امراض اسپان

ولیکن جو مغل ہو اہل ایران / یہی کہتا ہی اسکو دیکھ ہر آن
برو کا ہین اسپ ابلق نابکار است / نمیگیرم کہ با با خال وار است

کسی کا پانون گر ہووے سفید ایک / تو اسکو بھی جان اے یار تو ٹھیک
نہین ہو دلپذیر پانون کی کچھ قید / برابر ہی نہ رکھ تو اس سے امید

اسے پہچانتے ہین لوگ سارے / بہت بد جانتے ہین لوگ سارے
سبب ہی یہ کہ ارجل ہو وہ کمبخت / نرے اسکو کہین عیب بہ سخت

کہے گر کوئی اگر تجھکو اے جان / جواب اسکا ہی ماتھے پر تو مت مان
ہمیشہ سے کہا اسکو برا ہی / اب اسکے عیب مین تکرار کیا ہی

اگر ہی سُور گھوڑا ایک سنجاب / تو سلے اہل ہند اور اہل پنجاب
برا اسکو نہین کچھ جانتے ہین / ولیکن اہل ایران مانتے ہین

وہ کہتے ہین یہ اس خاطر برا ہی / بزید اس رنگ پر اکثر چڑھا ہی
جو آوے رنگ مین گھوڑے کے تکرار / تو کہ سب سے کمیت اچھا ہی اے یار

اگر ہو خنگ تو کیا تجھکو غم ہی / سمند اچھا ہی گو پر اس سے کم ہی
مبصر جتنے ہین کہتے ہین وہ یون / کہ ہی بعد اسکے ابرش اور کالون

اور اسکے بعد ابلق ہی اور بور / ولیکن بوز وہ جو ہو قرہ قوز
ہی اسکے بعد مشکی اور مشلا / اگر دونون سے ہی گرد اور سبزا

سمرنگ ان سب سے گو کچھ ورے ہی / سنو اس سے ادھر شرغہ کرے ہی
اگر ان سب سے ہی پچھلیان اور چال / نہین ہین بعد انکے اور کچھ مال

سنو اب فصل پنجم کا بیان ہی

فصل پنجم دربیان عیوب خمسۂ مشہور

بتاؤن جسطرح مجھ پر عیان ہی

غرض اک پانچ جو مشہور ہین عیب / بیان اس فصل مین انکا ہی لاریب
وہی ہوتا ہی کہنہ لنگ گھوڑا / کہ جو کرتا ہی اول لنگ تھوڑا

چلے جب تک کہ وہ گھوڑا ابتر ل / تو ہی پہچاننا سخت اسکا مشکل
خدا نا کردہ گر کم ہی ہو گھوڑا / تو ہانکا مچے پر اسکو کرکے کوڑا

جو بڑھے گر صاف تو کچھ نہین ہی / جو ہی برعکس اسکے تو یقین ہی
دیا باندھ اسکو لیکر تھان پر یار / رہ اسکے پاس میٹھا شب کو بیدار

اٹھے گر بیٹھ کر وہ صاف تو لے / دگر برعکس ہو تو پھیر ہی دے
یقین جان اسکو جو گھوڑا ہی کمزور / تو بس وہ سارے گھوڑون سے ہی کمزور

بہت جو کھا بیگا سو ہوگا موٹا / وہ خواہی ہو بڑا اور خواہ چھوٹا
کوئی سودا اگر اسکو لے کہین جا / ولے کمزور سے ہرگز نہ پل پائے

نہین کمزور کی کچھ اور پہچان / وہ کم کھاتا ہی پہچان اسکی ہی جان
اگر کرتا ہی چھوٹی چھوٹی جو لید / اسے کہتے ہین یون ہی جلکو خمید

کہ یہ گھوڑا مقرر ہوگا کمزور / یقین یہ ہی کہ ہوگا سب سے کمزور
اگر ہی کوئی وزن گیر گھوڑا / تو وہ گھوڑون مین ہی بے بہر تھوڑا

کرون پہچان کیا مین اسکی مردم / وہ خود ہو جاوے گی اک دم مین معلوم
نہین چھوٹیگی خو اسکی یقین ہی / بجز مرگ اسکا چھٹکارا نہین ہی

ہری سب ختنہ ہونے سے ہی جاتی / اگر چہ کاٹنا ہی عیب ذاتی
زیادہ وہ اور ہو جاتا ہی اے یار / اگر آزمایا بلکہ سو بار

نہ پوچھا جب مجھسے تو شبکور کیا ہی / یہی پہچاننا شبکور کا ہی
کہ کمل شب کو ڈال اک اسکے آگے / وہ گھوڑا دیکھ اسکو جو بھاگے

تو بس شبکور وہ گھوڑا نہین ہی / نہ بھاگے اس سے ڈر کے تو یقین ہی
اگر تاریک شب ہی اے برادر / تو ڈال آگے سفید اک اسکے چادر

انھین دو دل کھینچ ہین عیب / نہین شک انھین ہین عیب لاریب
انھین عیبون سے پھر جاتا ہی گھوڑا / بہت انھین سے ہو باہوشے تھوڑا

ہی گھوڑا ہند مین اچھا جہانکا

بیان جاہائے اسپ خوب در ہند

جو پوچھے تو بتاؤن ہی کہانکا

اُسے سب کہتے ہین اہل ولایت / کرہے مضبوط یہ گھوڑا نہایت
پسند اسکے سوا کرتے نہین اور / مری بھی جز ہے کرتا ہون مین جب غور

وہ گھوڑا جو نہین کرتا ہے گندا / اُسے کوئی نہین کہتا ہے اچھا
کہین ہین تختہ گردن اُسکو لا ریب / وے مطلق نہین مغلو نہین کچھ عیب

بہت اونچے ہون شانے جسکے حد سے / نظر وہ دیکھنے مین آوین بڑے سے
جو پوچھے کوئی کیا ہے یہ بتا نا / تو کہ تو یہ ہے گھوڑا گاؤ شانہ

مبصر مرغ پا کہتے ہین اُسکو / کر جسکے ہون پیچھے پانون دونو
بہت سیدھے ہون اور خم انمین ہو کم / تو کہیو مرغ پا تون اُسکو بے غم

کہے تو تجھکو بھی اُسکو بتا دون / کہا کرتے ہین سب جسکو تبرگون
وہ گھوڑا جسکا اچھا ہو گھٹنا / تبرگون ہے مقرر نام اُسکا

نہ لے سوداگر اُس گھوڑے کو زنہار / کہ وہ ہرگز نہین ہوتا ہے تیار
جو گھٹنے پانون کے ٹکرائین باہم / تو پھر ہے وہ کلنج تو کھا نہ کچھ غم

وہ لاغر خواہ ہو اور خواہ ہو پست / ولیکن ہے وہ چلنے مین زبردست
سپاہی کے تو ہے وہ کام کا یار / وے سوداگر اُسکو لے نہ زنہار

بہت سا جسکی ہووے پشت مین خم / تو جان اُسکو کہ پالکش ہے یہ کم
مغل شب بین پشت اُسکو ہین کہتے / تعجب سے ہین سارے دیکھ رہتے

اُسے کہتے ہین ہندو ہے یہ اچھا / تو اس گھوڑے کو گنتے ہین وہ کچا
لگا ہو پیٹ جسکا پیٹھ سے یار / فلاح اس سے نہ ہوگی تجھکو زنہار

وہ خواہی ہو بڑا اور خواہ چھوٹا / نہین ہوگا کبھی گھوڑا وہ موٹا
سمجھ اُسکو تو یہ آہو شکم ہے / یقین پھر جان کہ کھاتا بھی کم ہے

چپاتی سُم اُسے کہتے ہین سارے / کر جسکے نیلے سُم ہوتے ہین پیارے
ہمیشہ گرم رہیگا اور کوہ پر یار / بہت چلنے سے ہو ہے وہ ناچار

سمون مین جس نے گھوڑے کے خم ہو / تو پھر وہ ہو زیادہ یا کہ کم ہو
بہت کھاویگا وہ ٹھوکر تو رکھ دھیان / اور اُس گھوڑے کو اپنے خر سمہ جان

کشادہ وہ اسے کہتے ہین دلال / کر چھدرا پانو کو چلتا ہے وہ چال
تو اہل ہند اسے کہتے ہین عجب / مغل اچھا اُسے کہتے ہین لا ریب

صواب و عیب ابلق مین جو ہین بیان / کرون فصل چہارم مین وہ نہان

فصل چہارم در بیان الوان اسپان

ستارہ لوگ کہتے ہین اُسے سب / کر جو جاوے انگوٹھے کے تلے دب
نہ لے مطلق اسے میرا کہا مان / نہایت نحس اور بد ہین اُسے جان

جواب اُسکا بتا دون پانون مین جو / تو عاقل دھیان مین لا دین اُسکو
جو ہے اُس سے بڑا تو ہے وہ شُل / اُسے سے نہین کچھ امین اہل جان

اگر آنکھون تلک جو بڑا ہو قشقا / تو ہے وہ ماہرو دیکھی ہے اچھا
بظاہر دیکھنے مین وہ برا ہے / وے باطن مین وہ بیشک بھلا ہے

اگر قشقے مین ہین کچھ بال ہمرنگ / تو لینے کا نہ کر تو اُسکے آہنگ
خبردار اُس سے رہ ہے عیب بیحد / مبصر لوگ اُسے کہتے ہین عقرب

سفید ایک آنکھ جس گھوڑے کی ہووے / تو لازم ہے کہ مالک اُسکا رو دے
یہ سب کہتے ہین گھوڑا ہے یہ طاقی / رکھیگا کچھ نہ اُسکے گھر مین باقی

فروشندہ کو سوکے پانچ مت دے / بہت بد ہین یہ اصلا نہ تو لے
یہ دونون سے وہ دم اشتم گر ہے / تو مطلق اُس سے مت ڈر وہ جغری ہے

جو غر ہر چند باطن مین بھلا ہے / بظاہر دیکھنے مین وہ برا ہے
اگر ہووے سفید اک ہاتھ دایان / تو بس گلدستہ جانے اُسکو انسان

گران بیا تھ آوے تو نہین قہر / وے برعکس اُسکے ہے تو ہے زہر
سر کچا پاس ہے اُسکے تو کر جست / حذر کر اُس سے وہ گھوڑا ہے جیسد ست

ولیکن وہ سفیدی ہو گر لال / تو جان اُسکو بدم کہتے ہین دلال
وہ ہے سب قومون کے نزدیک بہتر / سنا ہے مین نے لوگون سے کر

جو ہو اگر جل تو ہی بد مین لا ریب
و گر ہو بد رکابی تو وہ ہی عیب
بموجب شرع کے عیب انکے ہین اور
نہین کوئی کیا ہی خوب ہی غور
حدیث انکے تو حق مین ایک آئی
نہین اور دن کے حق مین کوئی بھائی
شریعت پر ہی اپنا بھی عمل ہی
نہین جنکا عمل انکو خلل ہی
سراسر فصل دوئم مین ہویدا

فصل دوم در بیان مہرا و موترا وغیرہ

بیان مہرے کا ہی اور موترے کا
جو سمجھے تو مہرے کہنے کو چھپال
کہون تو موترہ نکلے جھے لوال
پچھاڑی پانو کے گھٹنون کے اندر
رنگین ہوتی ہین تازی کے مقرر
اگر وہ پھول جاوین تو وہ ہی روگ
انہین کو موترا کہتے ہین سب لوگ
جو کم ہو تو نہین ہی عیب چندان
ولیکن گر بڑی ہون تو ہی نقصان
انہین کے متصل تو خوب کر غور
جو نکلے جوڑ مین سے استخوان اور
تو انکو جان تو مہرا ہی بیشک
نہ سن ہرگز فروشندہ کی بک بک
ولیکن یہ جو نوک اسمین تو ہی تنگ
اسے تو لیکھے ہوگا رسبے تنگ
جو ہی ہموار اسکو جان چپٹا
ہندوق اسکو جہان چاہے تو چھپٹا
یہی کہتے ہین وہ جو ہینگے حاقل
کہ یہ پہچاننا بڑے کا مشکل
جو سچ پوچھو تو ان اپنے بھی نزدیک
نہین کچھ اسمین شک بات ہی ٹھیک
جو ہاتھون کے ہون گھٹنو نہین بدستور
تو اس گھوڑے سے بھی بھاگ جا دور
سبب ہی یہ کہ اسکو زانو ہی
اسے ہرگز نہ لے تو وہ برا ہی
ٹلی مین جو ابھرے ہڈی فی الحال
تو بیل ہڈی اسے کہتے ہین دلال
اسے اسواسطے کہتے ہین کم عیب
کہ ہوتی ہی وہ اچھی جلد لا ریب
وے انگریز کہتے ہین اسے بد
کہ نزدیک انکے ہی یہ عیب بیحد
اگر ہونی ہون بھی ٹانگ انکے سم کی
تو گھوڑا اور رکھلا کہ اسکی کملی
نہین گر لنگ تو ہوگا وہ لنگڑا
چکاول ہی بہت کر اس سے خطرا
وگر ہی پانون کی بھونکا ہی چال
تو وہ گھوڑا کسی کو مفت دے ڈال
وہ نیشک ہی اسے مت جان تو کم
جو حق کہنے کا ہی سو کہہ چکے ہم
اگر نیشک سے اوپر ہی کچھ اونچا
تو کھول آنکھو کو تو نے کیون ہی پوچھا
نہین نیشک اسے کہتے ہین گانا
تو اسکا مطلقاً تو غم نہ کھانا
زبین نیشک سے ہوتا ہی وہ اوپر
تو وہ لنگڑا نہین ہوگا سفر
ہی گا جب تلک یون ہی رہیگا
جو دانا ہی اسے گانا کہیگا
جو ہاتھ اور پانوٴن کے مٹھون کے اوپر
کچھ اونچا سا ہوا اندر اور باہر
اور انڈے سے زیادہ ہووے یا کم
تو اسکا ہمین تو مطلق نہ کھا غم
وہ ظاہر مین اگرچہ عیب سا ہی
پہ باطن مین بہر صورت بھلا ہی
مسلمان اور ہندو اسکو ٹکر
کہا کرتے ہین ہیضہ ہی برادر
اگر گھوڑا کسی کا ہو ٹھنی کا
تو کہتے ہین کہ سر کھاوے دھنی کا
کہے تو جسطرح مجھ پر عیان ہی
بنا ہو دان مین ٹھنی ہوتی جہان ہی
ادھر کو نا زمے کے اور ادھر کو
ذرا تو غور سے دیکھ اس کو خو
برابر تخم خرمے کے ہو یا کم
جو ہی تو ہی یہی ای یار ہمدم
نہایت ہی ٹھنی چھوٹی اگر ہو
تو کہتے ہین منی سب لوگ اسکو
نہین کرتے ہین خطر کچھ منی سے

فصل سوم در بیان عیبہاے صورت

منی کو جانتے ہین کم ٹھنی سے
سراسر فصل سوم مین ہی تکرار
بیان اس عیب کا ہی ای مرے یار
کہ گھوڑا جس سے بد صورت نظر آے
بشرطیکہ دیکھے اسکو صاحب رای
بڑے ہون دانت جسکے حد سے بیا
شتر دندان اسے کہتے ہین جان
اگر اونچا ہو وہ ماتھے کا یا رو
سغل کہتے ہین تو پیشانی انگو
وسے کہتے ہین سب اہل بصارت
کہ یہ گھوڑا کریگا کچھ شرارت
پریشان گوش ہی وہ ای سخندان
کشادہ اور ڈھیلے جسکے ہون کان

فصل دوم در بیان مہرا و موترا وغیرہ
فصل سوم در بیان عیبہاے صورت

سو آنکو ڈھال کہتا ہین عیب — وے ہندو سمجھتے ہینگے لاریب
گلے کے نیچے جو بھونری ہو اُسکو — کہا کرتے ہین کنٹھی سارے ہندو
ستی بھونری کو خوش ہو کے سارے — مغل ہیمان زر کہتے ہین پیارے
سمجھتے ہین غرض سب لوگ اُسے خوب — اُسے کوئی نہین کہتا ہی معیوب
وہ خواہی ایک ہو اور خواہ دو ہی — یہی ہی نام اُسکا ای مرے یار
پھر اُسکے نیچے گردن کے جو ہو پیچ — تو اُس بھونری کو سب اشراف دے بیچ
مبارک جا کو کہتے ہین اچھا — سمجھتے ہین اُسے دولت کا گچھا
اگر ہو نام سے بھی اُسکے کچھ کام — تو سن رکھو دو مُن اُسکا ہی بس نام
تلے اُسکے جو ہو چھاتی کے اندر — تو ہر دو اول ہو تو اُس سے بہت ڈر
اُسے سب جی کا دشمن جانتے ہین — وہ ہی بد ہین اُسے سب مانتے ہین
بس اُس گھوڑے کو تو لینا نہ زنہار — بخر سے دیو مین اُس پر نہ ہو یار
اگر وہ پیدا کرے ہی تو اُس سے صد گن — نہین اپنے اُسکے موتی بد ہین
بغل مین جسکے بھونری کا خلل ہو — مغل کہتا اُسے گندہ بغل ہی
اُسے لیتا نہین دیکھے اگر کاش — ولیکن وہ مغل جو ہو قزلباش
سوا اُسکے مساوی جانتے ہین — نہ خوب اُسکو نہ بد ہی مانتے ہین
تلے جو پیٹ کے بھونری ہو چھوٹی — تو اُسکو ریشہ کہتے ہین کھوٹی
گھوڑے اک دم نہین اُس پاس رکتے — زبان اپنی مین ہین گو اُسکو کہتے
سوا اُس قسم کے اور دون رکوکیب — کچھ اُس بھونری کی بدی نہین کھٹک
اور آدے تنگ کے باہر نظر جب — تو گنگا پاٹ اُسے کہتے ہین وہ سب
نہین رکھتے ہین اصلا نام اُسکو — بہت لیتے ہین دیگر وام اُسکو
تلے پر ہاتھ کے بھونری اگر ہو — تو وہ دونون برابر یا ایک پر ہو
ذرا سُن ہوش سے ای مرد کامل — اُسے پہچاننا ہی سخت مشکل
جو رخ نیچے کو اُس بھونری کا ہو یار — تو کھونٹا گاڑ نام اُسکا ہی زنہار
نہ ڈر بھونری سے وہ تو خوب ہیگی — کہون اب اُسکو جو معیوب ہیگی
جو منھ اوپر کو ہو تو ہی بری قسم — سمجھ کھونٹا اُکھاڑ اُسکا ہی یہ اسم
جو سستا بھی ملے تو لے نہ زنہار — برا ہی وہ نہ ہو اُسکا خریدار
تلے پر ڈنڈ کے جو ہو بہ سبب تو — تو اُس گھوڑے کو تو طلق نہ کر دو
وہ گھوڑا پاکرا اوبچا ہی و بابت — بلاشک جان اُسے ہی زہر بہت
کہون نام اسکا وہ بھونری ہی بھج بل — بہا اسکی جی ہی ان آوے اُسپہ تو چل
جو جڑ پر بھونرا بال کی دونون ہی ہون دو — دیا ہون پشت سر پر انکو خو
تو نام اُنکا ہی ازبل انکو پہچان — جو گر ہی ایک تو بد اُسکو تو جان
اگر بھونری ہی جڑ مین بال کی ایک — تو لکھی سا یہ ہین ہی وہ ہرگز نہین نیک
جو ہو وہ دون طرف تو اُس سے مت بھاگ — جو ہو وہ مین کہتے ہین اُسے ناگ
جو ہو وہ بھی دونون طرف و اکطرف جفت — تو اُس گھوڑے کو تو ہرگز نہ لے مفت
غرض جسکے ہو ہین بھونری زبان جان — تو اُس گھوڑے کو ڈھنے ہو کے مشتاق
وگر وہ جفت ہین تو اُسکو نہ لے — فروشندہ جو کچھ چاہے وہی دے
اب اُس بھونری کا مین تجھسے کہون ڈھنگ — سبھی جسکو کہتے ہین چترنگ
تجھے آگاہ کردون اُس سے پیارے — اُسے بد جانتے ہین لوگ سارے
خصوصا راجپوتون کی ہی ہی چرچا — کہ دیکھ اُسکو لگے ہی اُنکو یہ ڈر
یہ ہی بد ہین اُسے ہرگز نہ لینا — اُسے لیتی ہین سنے ہی نہ دینا
نہین پہچانا کچھ اسکا دشوار — کہے جو زین سے آوے سو ہی
اُسے کہتے ہین اُسکو لوگ ڈر کر — جو وہ ہوتی ہے بھونری ساغری بار

دربیان عیوب شرعیه اسپ

لگے بہ جانتے ہین خاص و عام — وہ بھونری جاو ایسی ہی نام
شریعت کے موجب ہین جو دو بد — مفصل انکو لکھ دیتا ہون سب کے
سو ہی ماہین اک در عیب ہر ایک — رکھو یاد انکو سنکر سب وہ نیک

دربیان عیوب شرعیه اسپ

مجھے وہ دیکھ کر ایسے ہوے شاد
کہ پھر مطلق رہا انکو نہ کچھ یاد
رہے آل انکی اور اولاد خرم
رہیں خوش وہ نہو انکو کبھی غم
عزیزا صلا نہ رکھی مجھسے کچھ شی
جو ہو تو آدمیت انمین بس ہی
غرض جو انکا تھا سو تھا وہ میرا
نہ تھا کچھ انمین مجھ مین میرا تیرا
بہر صورت مری گردن پہ ہر آن
انھون کا ہی یہانتک بار احسان
کہ اب سر کو اٹھا سکتا نہین مین
یہ سچ ہے واہی کچھ بکتا نہین مین
اٹھاتے تھے وہ ہر اک بات میری
خوشی سے کاٹتے اوقات میری
وہان جو شے مجھے ہوتی تھی درکار
مہیا بن کہے ہوتی تھی سو بار
غرض جب تک رہا مین اُس مکان مین
تو گویا تھا بہشت جاودان مین
قضارا ایک دن جو وہ سخندان
لگے پڑھنے اٹھا کر میرا دیوان
فرسنامہ کل پہلے ہی آیا
نہایت طور اسکا انکو بھایا
زبس گھوڑے سے تھا انکو بہت ذوق
سواری کا بہت رکھتے تھے وہ شوق
لگے وہ مجھسے کہنے ہنسکے یون جی
کہ نثر اسکو کہا ہے تمنے کیون جی
ہماری خاطر اسکو کیجے نظم
بہر صورت اسے کر دیجیے نظم
کہا مین نے مجھے جتنا تھا معلوم
کیا تھا نثر مین مین نے وہ مرقوم
سو وہ کیا ہے جسے نظم اب کہون مین
یہی لازم ہے بس اب چپ رہون مین
مگر جب کہا مجھسے یہ منت
تو کی انکے لیے مین نے یہ محنت
کیا خاطر سے انکی عزم بالجزم
وگرنہ کچھ نہ تھا مطلق مرا عزم

در بیان وصف اسپان

کبھی ہو رزق کا اسکو نہ توڑا
بندھا ہو جسکے دروازے پہ گھوڑا
پڑھو اول عادیات انکھین نہ بند
خدا نے کھائی ہے گھوڑے کی سوگند
عزیز انکو رکھا ہے مصطفےٰ نے
بہت چاہا ہے انکو مرتضےٰ نے
نہین اُنسے ہے بہتر کوئی حیوان
جو بہتر ہو تو ہے بس اُنسے انسان
کرے جو طبع کے گلگون کو کوڑا
وہ سمجھے اشرف الحیوان ہے گھوڑا
جہان مین جسقدر گھوڑے ہین اے یار
تو انکے حال سے ہو جا خبردار
گل انکے عیب کی اک پانچ مین قسم
سو ہر اک کا بتا دیتا ہون مین اسم
کرونگا پانچ فصلون مین بیان سب
مفصل تجھ پہ تا سب ہو عیان سب
مقرر عیب گھوڑے کے ہین لاریب
برے سب عیب ہین بھونری کا ہی عیب
خلل ہے دوسرا جھکڑ پڑے کا
تو جہے کا ہے اور وہ موترے کا
قباحت تیسری صورت کی ہے یار
کہ ہو دل دیکھتے ہی جسکو بیزار
خلل چوتھا جو ہے وہ رنگ کا ہے
بس آگے پانچوان پھر ڈھنگ کا ہے

فصل اول در بیان بھونری ہاے بہملے مو

کرون مین فصل اول مین بیان وہ
کہ جو مشہور ہین سب بھونریان وہ
وہ ماتھے پر ہے بھونری گھوڑے کے ایک
تو بد کہتا نہین کوئی اُسے نیک
وگر ہے پاس اسکے دوسری یار
تو لینے کا نہ کر قصد اسکے زنہار
اگر وہ تین یا ہین پانچ یا چار
تو سب کا ایک ہی ہے حکم ای یار
مغل کہتے ہین لیکن انکو خوش شہ
نہین لیتے اسے لیتے ہین گو شہ
اُسے کہتے ہین وگر اہل پنجاب
مساوی جانتے پر وہ ہین جناب
کوئی دیکھ انکو نیچے اوپر اکٹھے
یہی کہتا ہے سینگن ہے نہ جیٹھے
کوئی کہتا ہے جنتا سینگن انکو
کوئی کہتا ہے قینچی ای انکو خو
کوئی کہتا ہے بینڈھا ہے مقرر
نہ لو اسکو کہ مارے گا یہ ٹکر
کوئی ماتھے مین جھتر دیکھ کر یار
کہے ہے مین نہین اسکا خریدار
کوئی عاقل اسے بولے عجب ہے
کہ ہا سینگن یہ آفت ہے غضب ہے
گئی ہے بات نزدیک اپنے یہ چھین
مقرر یار تو جان اسکو سینگن
جھکائے جسکے نیچے کی طرف کان
تو آجاوے وہ نیچے اے مری جان
نہ آوے کان کے نیچے تو ہے اُدھ
اُسے کہتے ہین آنسو ڈھال کر غور

فصل اول ضمن آنسو ڈھال

بری مجھے بغض سے اور وہ حسد سے
کہے جو چاہے کوئی انکو کدے سے

خصوص انمیں نبی کا تھا جو بھائی
کہوں کس منھ سے میں انکی برائی

کہوں وصف انکا جو کچھ ہو وہ تھوڑا
کہ دلدل جنکے تھا چڑھنے کا گھوڑا

نہیں پاتا ہوں میں اتنا زبان کو
اور اس اپنی زبان کے میں بیان کو

کرے کیا اسکا کوئی وصف تحریر
بھلا یہ کیا ہے اور کیا اسکی تقریر

بیان انکا خدا ہی سے ہوا ہے
ہوا کچھ مصطفٰےؐ ہی سے ہوا ہے

غرض جب ہوچکے سارے پیمبر
ہوئے تب خلق میں پیارے پیمبر

سب اصحاب انکے نیچے یوں ہی بیشک
علی کو جان کہا اور کرے بک بک

کوئی اس بات کو سمجھے کسیطرح
سمجھ ہمنے لیا اسکو اسی طرح

نبوت جو ہوئی آخر نبیؐ پر
خلافت ختم ہو وہ ہی علی پر

بس آگے تو زبان مت کھول رنگین
یہ ہے جائے ادب مت بول رنگین

مناجات بجناب قاضی الحاجات

دیا ہے تو نے یارب مجھکو سب کچھ
طلب کرتا نہیں میں تجھسے اب کچھ

اگر اک آرزو میری بڑی ہے
کہ مشکل سخت وہ مجھپر پڑی ہے

سوا اسکے نہیں اب اور یارا
کہ عرض اپنی کروں تجھسے دوبارا

حواس و ہوش کو آپ اپنے کھوکر
یہ اب میں مانگتا ہوں تجھسے رو کر

جہان سے مجھکو باایمان اٹھانا
وگرنہ کچھ نہیں میرا ٹھکانا

الہی کر قبول اس مدعا کو
اجابت کے لگا پر اس دعا کو

مری یہ عرض ہے اب تجھسے یارو
رکھو تم دھیان سے گر کان ادھر کو

بیان سبب تالیف این نسخۂ نادر

تو پھر میں مدعا پہ اپنے آؤں
کہیں اک سرگذشت اپنی سناؤں

فلک کے ہاتھ سے میں تنگ آیا
تو ابر اک غم کا میرے دل پہ چھایا

خیال آیا کہ یہ دنیا ہے فانی
خدا جانے ہے کے دن زندگانی

عبث لہو و لعب میں یونہیں اوقات
کروں برباد کیوں اپنی میں اوقات

زن و فرزند سب دشمن ہیں جی کے
نہیں آتا کوئی آڑے کسی کے

الگ ہو جائینگے کھا کھا کے سارے
پڑیگی آفت آ سر پر ہمارے

وہاں حالت بنیگی اور اپنی
کہ ہم ہونگے فقط اور گور اپنی

کیا دلکو جو اس دے نے بیتاب
تو بالکل اڑگیا میرا خور و خواب

یہی تھا سوچ مجھکو کیا کروں میں
گرہ محکم ہے کیونکر وا کروں میں

ہزاروں مشورے دل نے بتائے
ولیکن کوئی مجھکو خوش نہ آئے

اذیت جب بہت سی پائی میں نے
تو پھر ناچار یہ ٹھہرائی میں نے

اگر گو رکھتے نہیں کچھ پاس توشہ
پر اب لازم یہی ہے لیجے گوشہ

یہ کہکر گھر سے نکلا بے سروپا
پھرا مدت تلک صحرا بہ صحرا

کوئی مجھکو نظر آتا جو انسان
تو رم کرتا میں اس سے مثل حیوان

کسی جا پر نہ تھا آرام مجھکو
نہ تھا وحشت سوا کچھ کام مجھکو

رہا مدت تلک یوں خانہ بر دوش
مجھے پھر ایکدن جو آگیا جوش

تو میں نے یوں کہا دل سے بگڑ کر
کہ کب تک زندگی سے رہیے بیزار

کہاں تک جوش مستی میں رہیے
بس اب چلیے کسی بستی میں رہیے

پھر اس جا سے مرا دھیان پہنچا
یکایک لکھنؤ میں آن پہنچا

میاں مچھو جو یاں اک مہرباں ہیں
وہ اپنے اس طرح سے قدرداں ہیں

محمد بخش نام انکا ہے مشہور
میاں مچھو ہے عرف انکا بدستور

میاں فتح در میں انکے چھوٹے بھائی
انھوں میں خیر بھی انسے ہے سوائی

خدا انکو ہمیشہ شاد رکھے
غم و اندوہ سے آزاد رکھے

یہاں دولت کا ہو سامان انکو
وہاں دے نصیب ایمان انکو

رہے انکو ہمیشہ تندرستی
نہ بھٹکے گرد انکے آکے سستی

گئے لیکر مجھے وہ اپنے گھر کو
رکھا لا میرے آگے مال و زر کو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کی راہ کا وادی نہ کم ہو
روان تا حشر پیر اگر قلم ہو

سب اُس وادی مین آ چھپنا گئے ہین
فرس کو فہم کے ڈپٹا گئے ہین

مری کب حمد کے قابل زبان ہو
یہ خود کیا ہے اور اسکا کیا بیان ہو

سمجھ یان فہم کا پھلتا نہین ہے
یہان کچھ عقل کا چلتا نہین ہے

یہان جو کچھ کیا ہے اُسنے پیدا
کیا ہے کب کسی پر سب ہویدا

کہان قدرت قلم نے اتنی پائی
کہ یہ اُسکی کرے صنعت نمائی

بہت سی سب نے اُسمین خاک چھانی
ولے کچھ اُسکی ماہیت نہ جانی

کوئی ہر چند دھیان اپنا لگاوے
نہ پاوے کنہ کو اُسکی نہ پاوے

بھلا ہو ہوش کی کیونکر رسائی
کہ ہو یان بندگی اور وان خدائی

مگر جسکو محمد کرکے بولا
کچھ اپنا اُس ہی پر احوال کھولا

در نعت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

لکھون نعت اُسکی مین کسطرح ساری
براق ادنیٰ تھا جسکی اک سواری

بڑا ہے عرش سے بھی اُنکا پایا
کہ سب کچھ جنکی خاطر ہے بنایا

بظاہر گرچہ وہ اُمّی تھے لیکن
بھرا تھا علم سے کل اُنکا باطن

وہ باتین اُنکے تھین نزدیک آسان
کہ جنکو کر سکے مطلق نہ انسان

بیان اُنکے کرین کیا تسے اوقات
یہ الفت اُنکو تھی ہمسے کہ دن رات

جناب کبریا مین کرکے زاری
طلب کرتے تھے آمرزش ہماری

اگر حامی نہوتے ایسے کامل
تو بیشک ہمکو پڑتی سخت مشکل

نبی کتنے گئے اس غم سے روتے
کہ ہو کاش اُنکی ہم امت مین ہوتے

تلف یون ہی گئی سب اُنکی رقت
بر آویگی مگر عیسیٰ کی حسرت

سراسر اپنی ہم قسمت کو رنگین
کہ امت بن گئے ہم اُنکے بےکین

یقین بس جانتی ہوگی مری فکر
کہ اصحاب کا اُنکے مین کرون ذکر

در مدحت چار یار و منقبت صاحب ذوالفقار و دُلدُل سوار رضی اللہ عنہم

وہ چارون یار پیغمبر تھے اسطرح
بعینہ مجھسے مین کتابون جسطرح

ہمیشہ جان نثار اُن سب کی لاریب
وہ مخصوص چار تھے ہر جا بدستے عیب

بمعونت صناع مکین و مکان و بفضل خلاق زمین و زمان نسخہ

فسانۂ رنگین ۱۹۰

مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ میں بہ حسن انطباع مطبوع ہوا

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ وملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹئٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین انہین بعض کتب طب اُردو کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب	قیمت
کتب مخصوص چوپاؤن اور پرندونکا علاج	
علاج المواشی - انگریزی سے ترجمہ مع نسخہ جات۔	۳ر
علاج احسانی - از حکیم احسان علی۔	۳ر
زینۃ الخیل - گھوڑون کی خوبی اور بُرائی باتصویرات واشکال اور اُنکے امراض کے علاج از منشی محمد مہدی دو قسم۔	
(۱) باتصویرات رنگین	عہ ر پ
(۲) تصویرات بغیر رنگ۔	۹ر۶ پائی
فرسنامہ مع علاج الفیل - جس مین گھوڑون اور ہاتھیون کے مفصل حالات اور اُنکی قسمین اور رنگ اعضا کی شناخت اور ہر مرض کی دوائین وغیرہ بہت وضاحت سے مندرج ہین مطبوعہ غیر۔	۸ر پ
رسالۂ تشریح الفرس - مصنفہ راجہ جیسور راؤ صاحب اس رسالہ کے مطالعہ سے ہر شائق گھوڑون کے حسن وقبح کا ماہر بن سکتا ہے - جدید الطبع وجدید التصنیف۔	۲ر پ
ایضاً بحسب مراتب بالا کاغذ گندہ۔	۳ر

نام کتاب	قیمت
کتب مختص بعلاج انسان	
تشریح الاسباب - مع نقشہ بروج فلکی از حکیم قاضی الٰہی بخش۔	۸ر
رسالہ زبدۃ المفردات - مع رسالہ نظم بارق از حکیم سید علی حسین صاحب۔	۲ر۶ پائی
زبدۃ الحکمت - تینون فصلون کے خورد ونوش کا طریقہ حفظ صحت۔	ار۶ پائی
رسالہ تعریف النبض - مولفہ حکیم مرزا بشیر احمد	۲ر
شفاء الامراض - از حکیم محمد عبد الحکیم صاحب	عہ ر
ترکیب العلاج - مع ترمیم واضافہ نسخہ جات مولفہ حکیم امیر الدین خان جدید الطبع	عہ ر پ
رسالۂ دافع طاعون - مولفہ رائے ہیرا لال ہیڈ ماسٹر اودیپور۔	۲ر پ
مفید الاجسام مع فوائد عجیبہ ہر مرض کے نسخے مولفہ سید فضل علی نیٹو ڈاکٹر۔	۲ر۳ پائی
طب احسانی - مولفہ حکیم احسان علی۔	۳ر۶ پائی
مجمع البحرین - از حکیم حیدر خان جامع طب یونانی وڈاکٹری۔	سے ر پ
علاج الغربا - مترجمہ حکیم اصغر علی۔	۸ر

WELLCOME LIBRARY

22200048692

PAM. / SAA.
303

بعون صناع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان نسخہ

فرس نامۂ رنگین ۱۹۰

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بہ حسن انطباع مطبوع ہوا

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

یک جزو